لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیا نامہ

URDU DAILY **LOHIA NAMA** LUCKNOW

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 56 Wednesday 11 June, 2025 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلد نمبر(۱۳) شمارہ نمبر(۵۶) ۱۱رجون ۲۰۲۵ء بروز بدھ قیمت: ایک روپیہ (صفحات:۴)

امریکہ میں ہندوستانی طالب علم کے ساتھ مجرم جیسا سلوک

زمین پر گرانے کے بعد لگائی ہتھکڑی اور کر دیا ڈپورٹ ❖ مودی کی خاموشی پر کانگریس نے اٹھائے سخت سوال

واشنگٹن / نئی دہلی (ایجنسی) امریکہ میں ایک ہندوستانی طالب علم کو ہتھکڑی لگا کر اور زمین پر گرانے کے بعد ڈپورٹ کرنے کا شرمناک معاملہ سامنے آیا ہے۔ سوشل میڈیا یوزر اور انٹر پرینیور کنال جین نے اس واقعہ کی ویڈیو اور تصویر شیئر کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مظلوم طالب علم ہریانوی بول رہا تھا۔ طالب علم نے کہا کہ وہ پاگل نہیں ہے، لیکن اتھارٹیز اسے ایسا دکھانے کی کوشش کر رہی تھی۔ جین نے لکھا، ''میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان ہندوستانی طالب علم کو ہتھکڑی لگی ہے جو رو رہا ہے، اس کے ساتھ مجرم کی طرح سلوک کیا جا رہا ہے۔ وہ اپنے خواب پورا کرنے آیا تھا، کسی کو نقصان پہنچانے نہیں۔ این آر آئی کے طور پر مجھے بے بسی اور دکھ محسوس ہوا۔''

'لائیو ہندوستان ڈاٹ کام' کی خبر کے مطابق کنال جین نے کہا کہ اب ایسے معاملے عام ہو گئے ہیں، جہاں طلبا ویزا لے کر صبح امریکہ پہنچتے ہیں لیکن امیگریشن اتھارٹیز کو اپنے آنے کی وجہ ٹھیک سے سمجھا نہیں پاتے۔ وہ شام کو مجرم کی طرح باندھ کر واپس بھیج دیے جاتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہر دن 3 سے 4 ایسے معاملے سامنے آ رہے ہیں۔ حال کے دنوں میں یہ تعداد بڑھی ہے۔ جین نے ہندوستانی سفارت خانہ اور وزیر خارجہ ایس جے شنکر سے اس معاملے کو سنجیدگی سے لینے کی اپیل کی ہے۔ یہ واقعہ امریکی حکومت کے بین الاقوامی طلبا پر سختی کے درمیان پیش آیا ہے، جہاں بغیر نوٹس کے ویزا منسوخ کیے جا رہے ہیں۔ فلسطین حامی مظاہرہ سے لے کر، ٹریفک ضابطوں کی خلاف ورزی تک الگ الگ وجوہات ہیں، جس سے طلبا قانونی مشکلات اور شک کا شکار ہو رہے ہیں۔ ڈی ایچ ایس کی سال 2023 کی رپورٹ کے مطابق، ایف کیٹیگری ویزا ہولڈرس میں اور سٹے شرح 3.5 فیصد تک پہنچ چکا ہے۔ حالانکہ ہندوستانی طلبا پر سیدھے طور پر کوئی پختہ اعداد و شمار نہیں ہیں۔ یہ اندازہ ضرور ہے کہ سال 2024 میں 1500 سے زیادہ ہندوستانیوں کو امریکہ سے ڈپورٹ کیا گیا تھا۔ 'این ڈی ٹی وی انڈیا' کے مطابق نیویارک میں ہندوستانی سفارت خانہ نے اس واقعہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے سوشل میڈیا پوسٹ دیکھے ہیں جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ایک ہندوستانی شہری کو نیوارک لبرٹی انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اس میں کہا گیا، ''ہم اس سلسلے میں مقامی افسروں سے رابطہ میں ہیں۔ قونصلیٹ ہندوستانی شہریوں کے تحفظ کے لیے ہمیشہ پابند عہد ہے۔''

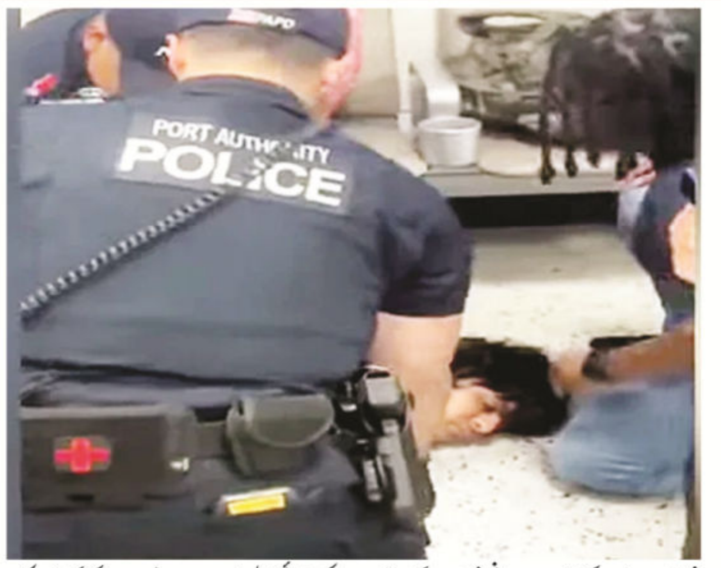

دوسری جانب کانگریس کی سینئر لیڈر سپریا شرینیت نے امریکہ میں ہندوستانی شہریوں کے ساتھ ہونے والے غیر انسانی سلوک پر شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ ایک پریس کانفرنس میں سپریا شرینیت نے کہا کہ امریکہ میں ایک ہندوستانی طالب علم کے ساتھ جس طرح کا برتاؤ کیا گیا، وہ نہ صرف تکلیف دہ بلکہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیویارک ایئرپورٹ پر طالب علم کو زمین پر پٹخا گیا، جوتوں تلے روندا گیا اور پھر اسے ہتھکڑیاں لگا کر واپس ہندوستان ڈی پورٹ کر دیا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ پہلا واقعہ نہیں ہے، بلکہ ایسے متعدد واقعات سامنے آ چکے ہیں، جہاں ہندوستانی طلبہ یا شہریوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک روا رکھا گیا۔ انہوں نے کہا، ''یہ کوئی دہشت گرد یا غنڈے نہیں تھے، بلکہ اپنے خوابوں کی تکمیل کے لیے امریکہ گئے تھے۔'' سپریا شرینیت نے سوال اٹھایا کہ آخر امریکہ کو کس حق سے ہندوستانیوں کے ساتھ ایسا سلوک کرنے کی اجازت ملتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ امریکہ مسلسل ہندوستانیوں کی نہ صرف توہین کر رہا ہے بلکہ ہمیں دھمکیاں بھی دے رہا ہے۔

انہوں نے دعویٰ کیا کہ امریکہ نے 682 ہندوستانیوں کو زنجیروں میں جکڑ کر فوجی طیارے سے واپس ہندوستان بھیجا، جبکہ اس دوران وزیر اعظم مودی خاموش تماشائی بنے رہے۔ انہوں نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ پر بھی الزام لگایا کہ وہ بارہا ہندوستان کا نام لے کر یکطرفہ جنگ بندی کا کریڈٹ لیتے ہیں اور ہندوستان و پاکستان کو ایک ہی صف میں لا کھڑا کرتے ہیں۔ سپریا نے کہا کہ ٹرمپ نہ صرف ہمیں تجارتی معاہدوں کی منسوخی کی دھمکی دیتے ہیں بلکہ ترکی جیسے ممالک سے سمجھوتے کرتے ہیں جنہوں نے مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا تھا۔ شرینیت نے کہا کہ "وزیر اعظم نریندر مودی نے امریکی دورے کے دوران ٹرمپ کی انتخابی تشہیر تک کی لیکن آج جب ہمارے شہریوں کو امریکہ میں ذلیل کیا جا رہا ہے تو مودی خاموش کیوں ہیں؟" انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ واٹس ایپ اور ٹی وی چینلوں پر ہمیں دکھایا جاتا ہے کہ ہندوستان کا 'ڈنکا' بج رہا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ ہندوستانیوں پر 'ڈنڈا' برسایا جا رہا ہے۔ انہوں نے حکومت پر الزام لگایا کہ جب بھی کوئی واقعہ پیش آتا ہے، تو صرف ایک روایتی بیان جاری کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی طلبہ کو مقامی قوانین کا خیال رکھنا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر وزیر اعظم اب بھی خاموش رہے، تو یہ مانا جائے گا کہ یہ سب ان کی مرضی سے ہو رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ وزیر اعظم فوری طور پر امریکی صدر سے رابطہ کر کے واضح پیغام دیں کہ ہندوستانیوں کے ساتھ بدسلوکی برداشت نہیں کی جائے گی۔ سپریا شرینیت نے کہا کہ ہندوستان 145 کروڑ آبادی والا خوددار ملک ہے اور اگر امریکہ ہمارے شہریوں کے ساتھ ناانصافی کرے گا تو ہمیں جواب دینا آتا ہے۔ انہوں نے وزیر خارجہ پر بھی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ سچ چھپا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسا پہلے بھی ہوتا رہا ہے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اس پیمانے پر اس طرح کی بے حرمتی پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ آخر میں سپریا شرینیت نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ حکومت محض تماشائی نہ بنے بلکہ ہندوستانیوں کے وقار کی حفاظت کے لیے سخت موقف اختیار کرے۔

اسلام سب سے تیزی سے بڑھنے والا مذہب، 10 سال میں مسلم آبادی میں 21 فیصد کا اضافہ، پیو ریسرچ سینٹر کی رپورٹ جاری

نئی دہلی (ایجنسی) پیو ریسرچ سینٹر کی حالیہ رپورٹ کے مطابق اسلام دنیا کا سب سے تیزی سے بڑھنے والا مذہب بن چکا ہے۔ ساتھ ہی یہ دنیا کا دوسرا سب سے بڑا مذہبی گروپ بھی ہے۔ 2010 سے 2020 کے درمیان مسلم آبادی میں 21 فیصد کا اضافہ ہوا ہے، یعنی یہ اعداد و شمار 170 کروڑ سے بڑھ کر 200 کروڑ تک پہنچ چکا ہے۔ یہ اضافہ عالمی اوسط آبادی اضافہ (10 فیصد) سے دوگنا ہے۔ 'اے بی پی' کی خبر کے حوالے سے رپورٹ کے مطابق اب دنیا کا چار میں سے ہر ایک شخص مسلم ہے یعنی مسلمانوں کی پوری دنیا کی آبادی میں 26 فیصد عالمی حصہ داری ہے۔ دوسری طرف غیر مسلمانوں کی آبادی میں 9.7 فیصد کا اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔ اس میں ہندوو?ں کی آبادی میں 0.1 فیصد کی کمی درج کی گئی ہے۔ سال 2010 میں ہندوو?ں کی آبادی 15 فیصد تھی، جو سال 2020 میں 14.9 ہو گئی۔ پیو (Pew) ریسرچ سینٹر کی رپورٹ کے مطابق مسلمانوں کی سب سے زیادہ آبادی 2010 سے لے کر 2020 تک شمالی امریکہ میں 52 فیصد بڑھی ہے۔ یہاں کل مسلم آبادی 59 لاکھ ہے۔ دنیا کے الگ الگ حصوں میں مسلم آبادی میں اضافہ کے بارے میں بات کی جائے تو سال 2010 اور 2020 کے درمیان سب-سہارا افریقہ میں 34 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا ہے۔ یہ علاقہ قدرتی آبادی میں اضافہ اور اسلامی تعلیمی مراکز کی موجودگی کی وجہ سے مسلم آبادی میں زیادہ اضافہ درج کرتا ہے۔ ایشیا پیسفک ریجن میں کل مسلم آبادی 26 فیصد ہے جہاں 1.4 فیصد مسلم آبادی بڑھی ہے۔ یہ علاقہ مسلمانوں کے لیے سب سے بڑا گڑھ ہے۔ یہاں انڈونیشیا، پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش جیسے ملکوں کی وجہ سے مسلم آبادی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ یورپ میں امیگریشن کی وجہ سے مسلم آباد میں 0.7 فیصد کا اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔

نیشنل گارڈز تعینات کرنے پر صدر ٹرمپ کے خلاف مقدمہ، کیلیفورنیا نے انتشار اور بحران پیدا کرنے کا لگایا الزام

واشنگٹن (ایجنسی): کیلیفورنیا میں امیگریشن اور کسٹمز کے نفاذ کے اقدامات کے خلاف لوگ زبردست مظاہرہ کر رہے ہیں۔ مظاہرین سے نپٹنے کے لیے ٹرمپ انتظامیہ لاس اینجلس میں نیشنل گارڈز کو تعینات کر چکی ہے۔ اس فیصلے کی شدید مذمت کی جا رہی ہے۔ اس درمیان کیلیفورنیا نے ٹرمپ انتظامیہ کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ یہ مقدمہ لاس اینجلس میں 2000 نیشنل گارڈ دستوں کو تعینات کرنے کے فیصلے کے خلاف دائر کیا گیا ہے۔ ریاست کے افسروں نے ٹرمپ کے اس قدم کو 'غیر قانونی' بتاتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے کشیدگی میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ کیلیفورنیا کے اٹارنی جنرل راب بانٹا نے پیر کو اس مقدمے کی اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اپنی حدیں پار کر دی ہیں۔ انہوں نے گورنر گیوین نیوسم کی اجازت کے بغیر سپاہی تعینات کیے ہیں۔ بانٹا نے اپنے بیان میں کہا، ''میں صاف کر دوں، نہ کوئی حملہ ہو رہا ہے اور نہ ہی کوئی بغاوت، صدر جان بوجھ کر زمین پر انتشار اور بحران پیدا کر رہے ہیں تاکہ اپنے سیاسی مفادات کی تکمیل کر سکیں۔'' مقدمے میں الزام لگایا گیا ہے کہ ٹرمپ نے اس وفاقی قانون کا غلط استعمال کیا ہے جو صرف خصوصی حالات میں صدر کو سپاہی بھیجنے کی اجازت دیتا ہے، جیسے کوئی غیر ملکی حملہ یا امریکی حکومت کے خلاف بڑی بغاوت۔ کیلیفورنیا حکومت نے کہا کہ اس وقت ایسے حالات نہیں ہیں۔ گورنر نیوسم نے بھی اس فیصلے کی سخت مخالفت کی ہے۔ انہوں نے ٹرمپ انتظامیہ کو ایک مکتوب بھیج کر گارڈز کو ہٹانے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ مکتوب دفاع سکریٹری پیٹ ہیگ سیتھ کے نام لکھا گیا ہے۔ ادھر مخالفت کے باوجود ٹرمپ انتظامیہ پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں ہے۔ پینٹاگون نے کہا ہے کہ ضرورت پڑنے پر مزید سپاہی بھیجے جائیں گے۔ اتوار کو یو ایس ناردرن کمانڈ نے کہا کہ جنوبی کیلیفورنیا میں تعینات تقریباً 500 مرینس کو لاس اینجلس بھیجنے کے لیے تیار رکھا گیا ہے۔

امریکہ نے اپنے قدم پیچھے کھینچے، غزہ میں امن کیلئے سیدھے طور پر اسرائیل سے بات کرے گا ایران

واشنگٹن (ایجنسی): اسرائیل کی جارحیت کے درمیان غزہ میں امن معاہدہ کو لے کر تازہ خبر سامنے آئی ہے۔ اس کے مطابق اب حماس کی طرف سے ایران نے مورچہ سنبھال لیا ہے۔ ایران اب سیدھے طور پر اسرائیل سے اس معاملے پر بات کرے گا۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے صحافیوں کو یہ بات بتائی۔ ٹرمپ نے کہا ہے کہ جلد ہی جنگ بندی پر بات بن جائے گی۔ 'ٹی وی 9 بھارت ورش' کی خبر کے مطابق ڈونالڈ ٹرمپ نے صحافیوں سے کہا کہ ہماری کوشش دونوں فریقوں کے درمیان امن لانے کی ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں اور جلد ہی اس کے مثبت نتائج دیکھنے کو ملیں گے۔ ابھی تک امریکہ سعودی عرب، قطر اور ترکیے کو ساتھ لے کر خطے میں امن قائم کرنے میں لگا ہوا تھا لیکن اسے اس میں کامیابی نہیں مل سکی۔ گزشتہ دنوں ٹرمپ کے امن کے سفیر وٹکاف نے جلد ہی امن معاہدہ ہو جانے کا دعویٰ کیا تھا لیکن نہ تو حماس اور نہ ہی اسرائیل نے قرارداد کی سیدھے طور پر حمایت کی۔

ممتا کا بی جے پی پر سکیورٹی میں ناکامی اور فوج کی بہادری کو سیاسی رنگ دینے کا الزام

کولکاتا (ایجنسی): مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی نے جموں و کشمیر کے پہلگام میں پیش آنے والے دہشت گرد حملے کو لے کر مودی حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی قیادت والی مرکزی حکومت ملک کے عوام کو تحفظ دینے میں ناکام ہو چکی ہے اور اب اسے اقتدار سے ہٹ جانا چاہیے۔ ممتا بنرجی نے اس حملے کو مرکز کی مکمل ناکامی اور سنگین لاپروائی کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اتنے حساس مقام پر سکیورٹی فورسز کی غیر موجودگی تشویشناک ہے۔ انہوں نے کہا، ''جب اتنا بڑا دہشت گرد حملہ ہوا تو جائے وقوعہ پر نہ کوئی سکیورٹی اہلکار تھا، نہ ہی پولیس کی موجودگی تھی۔ کیا یہ لاپروائی نہیں ہے؟'' یاد رہے کہ یہ حملہ 22 اپریل کو پہلگام میں پیش آیا تھا، جس میں 26 افراد مارے گئے تھے، جن میں سے زیادہ تر سیاح تھے۔ اس اندوہناک واقعے کے بعد سکیورٹی انتظامات پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ ممتا بنرجی مغربی بنگال اسمبلی میں 'آپریشن سندور' کے دوران سکیورٹی فورسز کی بہادری کی تعریف میں ایک قرارداد کے دوران خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے فوجی کارروائیوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا، ''ہم اپنے بہادر جوانوں کو سلام پیش کرتے ہیں لیکن بدقسمتی سے ان کی قربانیوں کو بی جے پی سیاسی فائدے کے لیے استعمال کرتی ہے۔'' وزیر اعلیٰ نے بی جے پی پر یہ الزام بھی عائد کیا کہ وہ انتخابات کے دوران فوجی کارروائیوں اور سکیورٹی اہلکاروں کی قربانیوں کو اپنے حق میں پروپیگنڈا کے طور پر پیش کرتی ہے۔ انہوں نے کہا، ''ہم فوج کا احترام کرتے ہیں لیکن بی جے پی ان کی بہادری کا استعمال سیاسی فائدے کے لیے کرتی ہے، جو کہ افسوسناک ہے۔'' ممتا بنرجی نے وزیر اعظم نریندر مودی پر بھی براہ راست حملہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ صرف اپنی تشہیر میں مصروف ہیں اور عوام کے حقیقی مسائل سے ان کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا، ''وزیر اعظم صرف کیمرے کے سامنے نظر آتے ہیں، ان کے لیے ملک کے لوگ اور ان کی حفاظت ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گردی کا کوئی مذہب، نسل یا فرقہ نہیں ہوتا اور جو بھی پہلگام حملے میں ملوث ہیں، انہیں انصاف کے کٹہرے میں لایا جانا چاہیے۔ ساتھ ہی انہوں نے پی او کے (پاکستان مقبوضہ کشمیر) پر بھی بات کرتے ہوئے کہا کہ فوجی کارروائی کے دوران ہندوستان کے پاس موقع تھا کہ وہ پاکستان مقبوضہ کشمیر کو اپنے کنٹرول میں لے لیکن حکومت نے وہ قدم نہیں اٹھایا۔

جھگی بستی پر بلڈوزر سے قبل احتجاج، عاپ رہنما آتشی پولس حراست میں

نئی دہلی (ایجنسی): دہلی کی سابق وزیر اور عام آدمی پارٹی (عاپ) کی سینئر رہنما آتشی کو منگل کے روز دہلی پولیس نے اس وقت حراست میں لے لیا جب وہ کالکاجی کے 'بے زمین کیمپ' میں جھگی بستیوں کے انہدام کے خلاف احتجاج میں شامل ہوئیں۔ احتجاج کے دوران آتشی نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور دہلی کی میئر ریکھا گپتا پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ انہیں جھگی میں رہنے والے غریب لوگوں کی 'بددعا' لگے گی۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے آتشی نے کہا، ''بی جے پی ان جھگیوں کو کل توڑنے جا رہی ہے اور مجھے آج اس لیے گرفتار کیا جا رہا ہے کیونکہ میں ان جھگی والوں کی آواز بلند کر رہی ہوں۔ بی جے پی کو ان غریبوں کی ہائے لگے گی، اور وہ دوبارہ اقتدار میں واپس نہیں آئیں گے۔''

انہوں نے الزام عائد کیا کہ دہلی میں بی جے پی حکومت غریبوں کے گھروں پر بلڈوزر چلا رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جھگی بستی میں رہنے والے لوگ پرامن طریقے سے سڑک پر مظاہرہ کر رہے تھے، مگر انہیں زبردستی ڈنڈے مار کر ہٹایا گیا اور کئی افراد کو حراست میں بھی لیا گیا۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب دہلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ڈی ڈی اے) نے کالکاجی ایکسٹینشن میں قائم بے زمین کیمپ کے رہائشیوں کو 8، 9 اور 10 جون تک علاقہ خالی کرنے کا نوٹس جاری کیا تھا۔ ڈی ڈی اے کا مؤقف ہے کہ دہلی ہائی کورٹ کے احکامات کے تحت یہ جھگیاں غیر قانونی قرار دی گئی ہیں، اس لیے انہیں ہٹایا جانا ضروری ہے۔

پیر کے روز جاری کردہ سرکاری نوٹس میں واضح کیا گیا تھا کہ اگر رہائشیوں نے خود سے جگہ خالی نہ کی تو انتظامیہ انہدامی کارروائی کرے گی۔ اس اطلاع کے بعد مقامی باشندوں میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی اور منگل کو بڑی تعداد میں لوگ احتجاج کے لیے جمع ہوئے۔ اس دوران عام آدمی پارٹی کے دیگر رہنماؤں نے بھی بی جے پی حکومت پر حملہ کیا۔ رکنِ پارلیمان سنجے سنگھ نے کہا کہ دہلی میں بی جے پی حکومت غریبوں کے گھروں کو مسمار کر کے ظلم کر رہی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ غریب بستیوں کو تحفظ دیا جائے اور انہدام سے پہلے انہیں متبادل رہائش فراہم کی جائے۔ آتشی کی گرفتاری کے بعد سوشل میڈیا پر بھی اس کارروائی کی مذمت کی جا رہی ہے۔ پارٹی کارکنان نے دہلی پولیس پر الزام لگایا کہ وہ بی جے پی کے اشارے پر کام کر رہی ہے اور جمہوری احتجاج کو کچلنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ڈی ڈی اے کی انہدامی کارروائی کے خلاف عوامی ردعمل کیا رخ اختیار کرتا ہے اور آیا جھگی والوں کو کسی قسم کی قانونی یا سیاسی حمایت حاصل ہوتی ہے یا نہیں۔

ملکارجن کھڑگے کا وزیر اعظم کو خط، لوک سبھا میں ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کا مطالبہ

نئی دہلی (ایجنسی): کانگریس کے صدر اور راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف، ملکارجن کھڑگے نے منگل کو وزیر اعظم نریندر مودی کو ایک اہم خط لکھا ہے، جس میں لوک سبھا کے ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ خالی رہنے پر تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ کھڑگے نے اپنے خط میں کہا ہے کہ یہ عہدہ گزشتہ دو لوک سبھا اجلاسوں سے خالی ہے، جو نہ صرف آئینی تقاضوں کے منافی ہے بلکہ جمہوری اقدار کے لیے بھی ایک خطرناک نظیر قائم کرتا ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے اپنے خط میں آئین کے آرٹیکل 93 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس کے مطابق لوک سبھا کو دو ارکان کو اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے طور پر منتخب کرنا لازمی ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ ''آئینی طور پر ڈپٹی اسپیکر، اسپیکر کے بعد ایوان کا دوسرا سب سے اہم اور اعلیٰ عہدہ ہے۔ یہ نشست خالی رہنا پارلیمانی نظام کے وقار کے خلاف ہے۔'' کھڑگے نے لکھا کہ ''آئین کہتا ہے کہ جیسے ہی کوئی عہدہ خالی ہو، جلد از جلد نیا اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر منتخب کیا جانا چاہیے۔ روایت کے مطابق، عام طور پر تیسرے اجلاس میں ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب ہوتا ہے اور اس کی تاریخ اسپیکر طے کرتے ہیں۔'' انہوں نے مزید لکھا، "آزادی کے بعد سے سولہویں لوک سبھا تک ہر بار ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب ہوا ہے اور روایت رہی ہے کہ اس عہدے پر اپوزیشن جماعت کے رکن کو منتخب کیا جاتا رہا ہے۔ تاہم سترہویں لوک سبھا میں اس روایت کو توڑا گیا اور اب اٹھارہویں لوک سبھا میں بھی یہی صورتحال دہرائی جا رہی ہے۔" ملکارجن کھڑگے نے وزیر اعظم سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ "یہ جمہوری اقدار اور پارلیمانی روایات کے لیے اچھا اشارہ نہیں۔ یہ آئین کی روح کے منافی ہے اور ایک طرح سے ضابطے کی خلاف ورزی بھی۔ میں آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ بلا تاخیر ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کی کارروائی شروع کی جائے تاکہ لوک سبھا میں جمہوری توازن اور روایتی احترام بحال ہو۔" یہ خط ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب نئی تشکیل شدہ اٹھارہویں لوک سبھا کا پہلا اجلاس جلد شروع ہونے والا ہے اور حزب اختلاف پہلے ہی کئی اہم امور پر حکومت کو گھیرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ کھڑگے کے اس قدم کو نہ صرف ایک آئینی یاد دہانی سمجھا جا رہا ہے بلکہ اپوزیشن کی پارلیمانی موجودگی کو تسلیم کرانے کی کوشش بھی۔

مدارس کے تحفظ کیلئے جمعیۃ علماء ہند کی سوشل میڈیا ٹیم کی کامیاب ٹیوٹر مہم

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی ہر سطح پر مدارس کی حفاظت کے لیے سرگرم

نئی دہلی، (پریس ریلیز): مدارس اسلامیہ صرف تعلیمی ادارے نہیں، بلکہ برصغیر کے مسلمانوں کی دینی، تہذیبی اور انقلابی شناخت کے مضبوط قلعے ہیں۔ ان کا وجود نہ صرف دین اسلام کے بقا و تحفظ کا ذریعہ ہے بلکہ یہ ادارے تحریک آزادی میں بھی نمایاں کردار ادا کر چکے ہیں۔ اسی حقیقت کے پیش نظر جمعیۃ علماء ہند نے مدارس کے خلاف حالیہ حکومتی کارروائیوں کے خلاف بھرپور آواز اٹھائی اور ہر محاذ پر اپنی موجودگی کا مؤثر ثبوت دیا۔ ان کارروائیوں کے خلاف احتجاج کا ایک نیا، مؤثر اور ہمہ گیر طریقہ حالیہ دنوں میں سامنے آیا جب جمعیۃ علماء ہند کی سوشل میڈیا ٹیم نے ٹیوٹر (ایکس) پر ایک منظم، مربوط اور زبردست مہم کا آغاز کیا۔ یہ مہم ان ریاستی حکومتوں کے فیصلوں کے خلاف تھی جنہوں نے مختلف بہانوں سے مدارس اسلامیہ کو نشانہ بنانا شروع کیا ہے۔ یہ اقدامات نہ صرف آئین ہند کے آرٹیکل 25، 26، 29 اور 30 کی صریح خلاف ورزی ہیں بلکہ سپریم کورٹ کے ان عبوری احکامات کی بھی توہین ہیں جن کے تحت بعض ریاستوں میں مدارس کے خلاف کارروائیوں پر پابندی لگائی گئی تھی۔ جمعیۃ علماء ہند کی سوشل میڈیا ٹیم کی طرف سے چلائی گئی اس مہم نے ٹیوٹر پر #SaveMadrasas #StopMadrasaShutdown اور دیگر ہیش ٹیگز کے تحت چند ہی گھنٹوں میں قومی سطح پر ٹرینڈ حاصل کر لیا۔ ہندوستان کے ٹاپ ٹرینڈنگ چارٹس میں یہ کئی گھنٹوں تک موجود رہا۔ لاکھوں افراد نے اس میں شرکت کی، ٹویٹس، ری ٹویٹس اور تبصروں کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار کیا، اور دنیا بھر سے اس پر ردعمل موصول ہوا اور اس مہم کی حمایت میں آواز بلند کی۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید ارشد مدنی نے اس مہم میں خود بھی حصہ لیا اور ایک پرزور پیغام دیتے ہوئے کہا کہ ''مدارس کو بند کرنے کی مہم مسلمانوں کے دستوری، مذہبی آزادی اور آئینی حقوق پر ایک سنگین حملہ ہے۔ مدارس مسلمانوں کی شہ رگ ہیں، اب ہماری اسی شہ رگ کو کاٹنے کی سازش ہو رہی ہے۔ ہم جمہوریت، آئین کی بالادستی اور مدارس کے تحفظ کے لیے قانونی اور جمہوری جدوجہد جاری رکھیں گے۔'' ان کا یہ بیان لاکھوں لوگوں تک پہنچا، جسے عوام اور ذرائع ابلاغ نے خوب سراہا۔ سوشل میڈیا کی یہ مہم اس وقت چلائی گئی جب جمعیۃ علماء ہند نے اعظم گڑھ، اترپردیش میں ایک عظیم الشان ''تحفظ مدارس کانفرنس'' بھی منعقد کیا، جس میں ملک بھر سے علماء کرام، دینی مدارس کے نمائندگان، دانشور حضرات اور ہزاروں عوام شریک ہوئے۔ مولانا ارشد مدنی نے صدارت فرمائی اور واضح پیغام دیا کہ مدارس ہمارا دین ہے دنیا نہیں، اس کے تحفظ کے لیے ہر سطح پر بھرپور جدوجہد کی جائے گی۔ اس مہم کی کامیابی کا ایک اہم پہلو یہ بھی تھا کہ جہاں قومی میڈیا مدارس کے خلاف ہو رہی کارروائیوں پر خاموش تماشائی بنا ہوا تھا، وہیں جمعیۃ کی منظم سوشل میڈیا تحریک نے انہیں مجبور کیا کہ وہ اس مسئلے کو کوریج دیں۔ کئی بڑے میڈیا ہاؤسز نے مولانا مدنی کے بیانات اور مدارس کی آئینی حیثیت کو اپنے پلیٹ فارم پر نہ صرف جگہ دی بلکہ اعظم گڑھ میں منعقد تحفظ مدارس کانفرنس کو قومی میڈیا نے براہ راست نشر کیا، جس کو ملک بھر میں کروڑوں لوگوں نے دیکھا۔ بین الاقوامی سطح پر بھی یہ مسئلہ نمایاں ہوا، اور کئی عالمی میڈیا اداروں نے اسے اپنے چینل پر نشر کیا نیز اخباروں اور نیوز پورٹلز پر شائع کیا۔ جمعیۃ علماء ہند کی سوشل میڈیا ٹیم نے اس کامیاب مہم پر قوم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا یہ مہم اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ملت اب بیدار ہے، اور جب بھی دین و دستور پر ضرب پڑے گی، ہم عدالت سے لے کر ایوان تک اور سوشل میڈیا سے میدان تک ہر جگہ حاضر رہیں گے۔ سوشل میڈیا صارفین، دانشوروں، طلبہ، نوجوان، اور عوام الناس نے اس مہم کو خوب سراہا اور جمعیۃ علماء ہند سے امید ظاہر کی کہ ایسی مؤثر مہمات کو بار بار دہرایا جائے تاکہ مدارس کے خلاف ہونے والی ہر سازش کو بروقت بے نقاب کیا جا سکے۔ بہت سے معروف صحافیوں، اساتذہ، ماہرین قانون اور سماجی رہنماؤں نے بھی اس مہم کو جمہوریت اور آئین کی حفاظت کی جانب ایک مثبت قدم قرار دیا۔ یہ سوشل میڈیا مہم اس بات کا ثبوت ہے کہ مدارس کی حمایت صرف ایک فرقے یا طبقے کا مسئلہ نہیں، بلکہ یہ آئینی و جمہوری اقدار کے تحفظ کی اجتماعی آواز ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کی اس کامیاب مہم نے نہ صرف قوم میں بیداری پیدا کی بلکہ ایک مؤثر احتجاج کے نئے دَر بھی کھول دیے۔ اب یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ایسی کوششیں مستقل بنیادوں پر جاری رکھی جائیں تاکہ نہ صرف مدارس بلکہ آئینی و مذہبی آزادی کے تمام ادارے محفوظ رہیں۔

فرقہ پرستی اور منافرت کی ساری حدیں پار کردیں

ایسے نامساعد حالات میں اب ضرورت ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو وقت اور حالات کے تقاضوں کو محسوس کرتے ہوئے ہمّت اور حوصلے کے ساتھ ان سخت ترین حالات کے تدارک کے لئے صبر وتحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے دانشورانہ، عالمانہ، مدبرانہ حکمت عملی کے ساتھ مختصر مدتی اور طویل مدتی منصوبے تیار کیا جائے اور ان پر بہت سنجیدگی سے عمل بھی ہو۔ آزادی کے بعد ہم چند سیاسی پارٹیوں کے بھروسے اور ان کے جھوٹے وعدوں پر تکیہ کئے رہے۔ اپنی بقا اور تشخص کے لئے کبھی کوئی سنجیدہ اور بڑا فیصلہ یا اقدام نہیں کیا۔ لیکن اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے لئے اور اپنے آنے والی نسل کی بقاٗ کے لئے جاگیں۔ وقت ہمیشہ یکساں نہیں رہتا اور یہ وقت کب کون سا رخ اختیار کرلے، یہ بھی نہیں کہا جاسکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم منظم اور متحد ہو کر سب سے پہلے اپنے درمیان کی ذات پات کی خلیج کو ختم کریں۔ موجودہ حالات میں یہ کام مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں ہے۔ اس کے بعد ہمارے مذہبی رہنماؑ وعلماؑ وقت اور حالات کی نزاکت اور تقاضوں کے پیش نظر اپنے مسلکی اختلافات کو ٹھنڈے بستے میں ڈال کر اسلامی نظریہ حیات کو اپناتے ہوئے مسلمانوں کے اندر اتحاد واتفاق پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اگر موجودہ حالات کی سنگینی میں بھی ہم اپنے ذاتی مفادات سے اوپر نہیں اٹھ سکتے اور مفاہمت کا مظاہرہ نہیں کرسکتے تو ہم اور ہماری آنے والی نسلوں کے سامنے کیسا مستقبل ہوگا اس کا تصور ہی لرزہ خیز ہوگا۔ اس لئے کہ ماضی جہاں ہمیں اسپین کی یاد دلاتا ہے، وہیں حال فلسطین کے خاک وخون میں ڈوبا ہوا منظر نامہ ہمیں خون کے آنسو رُلاتا ہے۔ فلسطین کا یہ منظر نامہ روز ہمارے مسلم اکثریت والے 57 ممالک دیکھتے ہیں اور خاموش رہتے ہیں۔

ڈاکٹر سیّد احمد قادری

'ساری حدیں پار کردیں' یہ جملہ میرا نہیں بلکہ سپریم کورٹ کا ہے۔ گرچہ سپریم کورٹ کا یہ جملہ تمل ناڈو اسٹیٹ مارکیٹنگ کارپوریشن پر ای ڈی کی چھاپہ ماری کے سلسلے میں ادا کیا گیا ہے۔ لیکن عدالت عظمٰی کا ملک کے اندر بڑھتی فرقہ پرستی اور منافرت کے تعلق سے اس جملے سے ملتے جلتے ایسے جملے کئی بار سننے کو ملے اور مسلسل حکومت پر اپنی ناراضگی کا اظہار اور متنبہ کیا جاتا رہا۔ لیکن جب اقتدار کا نشہ سر چڑھ کر بولتا ہے تو وہ ساری حدیں پار کر جاتا ہے اور اسی اقتدار کے نشہ میں چور اپنے حکمراں کی خوشنودی کے لئے بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے جیسے لوگوں کے حوصلے اتنے بڑھ گئے ہیں کہ وہ عدالت کی بھی توہین کرنے میں کوئی جھجھک محسوس نہیں کررہے ہیں۔ اس نشی کانت دوبے کی ہمّت تو دیکھئے کہ وہ (سابق) چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سنجیو کھنّہ تک کو ملک میں عدم اعتماد، انتشار اور بدامنی پھیلانے اور خانہ جنگی کے لئے ذمّہ دار قرار دے رہا تھا۔ اس بدزبان نشی کانت دوبے نے سابق الیکشن کمشنر ایس وائی قریشی تک کو اس لئے نہیں بخشا کہ انھوں نے بھی حکومت کے ذریعہ لائے گئے وقف ترمیمی قانون کو سرکار کی ایسی اسکیم قرار دیا تھا جو مسلمانوں کی زمینوں پر قبضہ کرنے لئے لائی گئی ہے جیسی کچھ اصولی بات سامنے رکھی تھی۔ جس سے چراغ پا ہوکر اس بدزبان اور بے لگام دوبے نے انھیں مسلم کمشنر ہونے کا الزام لگاتے ہوئے یہاں تک کہا کہ قریشی کے مدت کار میں بنگلہ دیشی دراندازوں کو ووٹر بنانے کا کام ہوا ہے۔ ریاست ہریانہ کی اشوکا یونیورسٹی کے علی خاں محمود آباد کی صاف ستھری اور واضح انگریزی تحریر جس میں آپریشن سیندور اور کرنل صوفیہ کی بہادری کی تعریف کو سراہتے ہوئے بس اتنا لکھ دیا تھا کہ ماب لنچنگ، بلڈوزر اور نفرت پھیلانے والی سیاست کے شکار ہونے والوں دوسرے لوگوں کو بھی ملک کے دیگر عام شہریوں کی طرح عدم تحفظ کا احساس نہ ہو۔ یہی بات فرقہ پرستوں کی آنکھوں میں شہتیر بن کر چبھنے لگی۔ اس لئے ملک مخالف جو بات پورے فسانے میں نہیں تھی اس بات پر انھیں غدار وطن ہونے کا ایف آئی آر ہوا اور ان کی گرفتاری بھی عمل میں آئی۔ وہ تو بھلا ہو سپریم کورٹ کا کہ جس نے علی خان کی انگریزی عبارت کو بخوبی سمجھا اور انھیں ضمانت دے دی ورنہ وہ بھی ان سیکڑوں بے گناہ گاروں کی طرح ناکردہ گناہوں کی سزا جیل میں کاٹ رہے ہوتے۔

افسوس کہ ملک کی بہادر بیٹی صوفیہ قریشی جس نے دشمن ملک کو اس کی دہشت گردی کا مُنھ توڑ جواب دے کر نہ صرف بہادری کی شاندار مثال قائم کی بلکہ ملک کے دفاعی نظام کے وقار کو بڑھایا۔ اس بہادر فوجی بیٹی صوفیہ قریشی کے خلاف بھی مدھیہ پردیش کا ایک وزیر وجے شاہ زہر اگلنے سے باز نہیں آیا۔ اس معاملے میں بھی اگر مدھیہ پردیش ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کی دخل اندازی نہیں ہوتی تو بہت ممکن تھا کہ یہ بے حد حساس معاملہ بھی سرد پڑ جاتا اور اقتدار کی جانب سے ہوئی خاموشی کو ایسے فرقہ پرست اور آمرانہ پسند لوگ اپنی تعریف سمجھتے۔ جس سے ان کے مذید حوصلے بڑھتے اور جلد ہی ایسا کوئی بادشاہ وقت کو خوش کرنے والا نازیبا بیان سامنے آجاتا۔ برسر اقتدار حکمراں کی ایسی ہی خاموشی کی وجہ کر آج ملک کے طول وعرض میں مسلمانوں کے خلاف مسلسل منافرت اور فرقہ واریت کے سانحات سامنے آرہے ہیں۔ وقف ترمیمی قانون کی کاروائی پر چونکہ ابھی سپریم کورٹ کی روک لگی ہوئی ہے ورنہ اس وقت پورے ملک میں بڑے پیمانے پر مسلمانوں کی مساجد، مدارس، درگاہوں، خانقاہوں اور قبرستانوں کے انہدام اور قبضہ کا ننگا ناچ ہو رہا ہوتا اور حکومت خاموش تماشائی بنی رہتی کہ یہ قانون اسی مقصد کے حصول کے لئے ہی لایا گیا ہے۔ ابھی وقف ترمیمی قانون نافذ نہیں ہوا ہے تو عالم یہ ہے کہ آئے دن ملک کے مدرسوں کے خلاف کاروائیاں ہو رہی ہیں۔ ابھی اتراکھنڈ میں مدرسوں کے خلاف وہاں کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے 170 سے زائد مدارس کو بند کرا دیا ہے اور مذید 500 مدارس بند کرائے جانے کا امکان ہے۔ اتر پردیش میں بھی سیکڑوں مدارس کو غیر قانونی طور پر سیل کردیا گیا ہے اور ان کے خلاف کاروائی کی جارہی ہے۔ اس کاروائی پر اپنی برہمی کا اظہار کرتے ہوئے جمعیت علماۓ ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے کہا ہے کہ ایسی کاروائی ملک کے مسلمانوں کی مذہبی آزادی پر سنگین حملہ ہے۔ ایسے مسلم مخالف عمل وکردار کی پہچان رکھنے والے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے چند روز قبل یہ بھی دھمکی دی تھی کہ یہاں لوگ اذان کی آواز بھول جائینگے۔ اس کے جواب میں مہاراشٹر حکومت نے ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے کاروائی شروع کرتے ہوئے جوگیشوری اور اندھیری کی تقریباً 40 مساجد سے مائک سے اذان دینا بند کرادیا۔ ادھر بہار میں چونکہ الیکشن قریب ہے اس لئے اتر پردیش کے نقش وقدم پر چلتے ہوئے یہاں کی زمین کو بھی فرقہ پرستی کے شعلوں سے گرم کرنے کی کوششیں بھی تیز ہوگئی ہیں۔ 'آپریشن سیندور' کو انتخابی ہتھیار بنانے اور پوری ریاست بہار میں فرقہ واریت کا زہر گھولنے کے لئے گھر گھر سیندور بانٹنے کا جو منصوبہ تیار کیا گیا تھا وہ منصوبہ ہندو خواتین کی زبردست مخالفت کے بعد فی الحال ٹھنڈے بستے میں ڈال دیا گیا ہے۔ بہت ممکن ہے الیکشن کے اعلان ہوتے ہی اس منصوبہ کو کسی دوسری شکل میں سامنے لایا جائے۔ بہار میں فرقہ پرستوں کی جانب سے اپنی پارٹی کی حکمرانی قائم کرنے کے لئے مسلمانوں کے ہجومی تشدد میں بھی اضافہ کردیا ہے۔ گزشتہ 11 مئی کی شام چھپرہ کے ٹاؤن تھانہ حلقہ کے گوریا ٹولہ کے کریم چک محلہ کے باشندہ ننھے قریشی کے بیٹا ذاکر قریشی کو ماب لنچنگ میں ہلاک کر دیا گیا۔ اس کا ایک بھائی زخمی ہوکر زیر علاج ہے۔ ایسے واردات مسلسل سامنے آرہے ہیں لیکن حکومت خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہے۔ فرقہ پرستوں کے اتر پردیش میں اتنے حوصلے بڑھ گئے ہیں کہ گزشتہ دنوں 24 مئی کو علی گڑھ کے لائسنس یافتہ چار گوشت تاجروں کو رنگداری نہیں دئے جانے پر نام نہاد گؤ رکشکوں کے ایک ہجوم نے ہجومی تشدد کا نشانہ بنا کر شدید طور پر زخمی کردیا۔ ان چاروں زخمیوں کو علی گڑھ کے جواہر لال نہرو میڈیکل کالج اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ان میں ایک کی حالت بے حد تشویشناک بتائی جارہی ہے۔

ایسے مسائل اور سانحات کو طشت از بام کرنے کی کوشش کرنے والے اشخاص اور میڈیا کو بھی بخشا نہیں جارہا ہے۔ انھیں طرح طرح سے خوف زدہ کیا جارہا ہے۔ چند روز قبل گجرات کے سب سے بڑے روزنامہ ''گجرات سماچار'' کے مالک باہو بلی شاہ کو منی لانڈرنگ کے الزام میں ای ڈی نے گرفتار کرکے جس طرح فرض شناس میڈیا کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی ہے۔ اس سے صاف پتا چلتا ہے کہ حکومت کسی بھی قیمت پر سچ کو برداشت کرنے کو تیار نہیں ہے۔ ورنہ گجرات سماچار کے 80 سالہ بزرگ اور بیمار شخص کو گرفتار کرنے کے پیچھے کیا منشا ہوسکتی ہے۔ اس تعلق سے حذب مخالف رہنما راہل گاندھی نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ 'گجرات سماچار' کو خاموش کرنے کی کوشش ایک اخبار کی نہیں بلکہ پوری جمہوریت کی آواز کو دبانے کی سازش ہے۔

باہو بلی شاہ کی گرفتاری کی مذمّت کرتے ہوئے عاپ رہنما اروند کیجریوال کی اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ سچائیوں کو بیان کرنے والے میڈیا پر غیر اعلانیہ پابندی لگانے کی ایسی کوشش دراصل بی جے پی کی مایوسی کی علامت ہے جو سچ بولنے اور سوال کرنے والی ہر آواز کو خاموش کرنا چاہتی ہے یہ درحقیقت آمریت ہے۔ نیوز 4 پی ایم، دی وائر وغیرہ جیسے دوسرے کئی یوٹیوب چینلوں پر جس طرح پابندیاں عائد کی گئیں یا کی جارہی ہیں۔ یہ سب آزادیٔ اظہار پر پہرے بٹھانے کی دانستہ کوشش ہے۔ ہمارے ملک میں بظاہر بولنے کی تو آزادی ہے لیکن بولنے اور لکھنے کے بعد کی آزادی کی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔ ایسے غیر یقینی حالات سے خفا ہوتے ہوئے ملک کے دانشوران اور لیڈران بشمول کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اگر یہ کہتے ہیں کہ ملک میں غیر اعلانیہ ایمرجنسی نافذ ہے تو شاید غلط نہیں کہتے ہیں۔ آئے دن ملک کے سیکولرازم پر یقین رکھنے والے دانشوران اور دوسری پارٹیوں کے رہنماؤں نیز ملک کی سچّی تصویر پیش کرنے والے میڈیا پر طرح طرح کی تادیبی کاروائی کئے جانے اور انھیں ای ڈی، سی بی آئی وغیرہ جیسی ایجنسیوں کے ذریعہ ہراساں کئے جانے پر کھڑگے نے یہاں تک کہہ دیا کہ تفتیشی ایجنسیوں کے غلط استعمال سے اس کی خودمختاری کو تباہ کردیا گیا ہے۔ انتہا تو اب یہ دیکھنے کو مل رہا ہے کہ (نام نہاد) کرپشن کے خلاف تادیبی کاروائی کرنے والی ایجنسیاں خود ہی کرپشن کا حصہ بن رہی ہیں اور آئے دن ان ایجنسیوں کے کارندے رشوت کے الزام میں گرفتار ہو رہے ہیں۔

ہم اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتے ہیں کہ ہمارا ملک پوری دنیا میں سب سے بڑے جمہوری ملک کے طور پر جانا جاتا ہے۔ صدیوں سے اس ملک میں مختلف مذاہب، زبان، رسم ورواج، ذات پات، رنگ ونسل کے لوگ مل جل کر رہتے آئے ہیں اور مشترکہ تہذیب وثقافت کے امین ہیں۔ لیکن افسوس کہ مٹھی بھر متعصب اور فرقہ پرستوں کو ملک کی شاندار روایت سے صرف اس لئے چڑ ہے کہ ان کے سیاسی مقاصد (ایجنڈوں) کے حصول میں رخنہ پڑ رہا ہے۔ ملک کے بنیادی مسائل پر برسر اقتدار حکومت سے اگر کوئی فرض شناس میڈیا سوالات کرتا ہے، تنقید کرتا، ایسے ناگفتہ بہ حالات کی مذمت کرتے ہوئے اپنے صحافتی فرائض نبھاتا، تو شاید ایسی بری حالت نہیں ہوتی۔ لیکن افسوس کہ ملک کا میڈیا، عام طور پر اپنے کروڑپتی مالکان کے ٹیوننگ پر صحافت کی ساری اخلاقیات، صحافتی تقاضوں اور معیار کو درکنار کرتے ہوئے رقص کرتا نظر آرہا ہے۔ جس کی مذمت کا سلسلہ پہلے ببانگ دہل ہوتا تھا اور اب دبی زبان سے کیا جارہا ہے۔

ایسے نامساعد حالات میں اب ضرورت ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو وقت اور حالات کے تقاضوں کو محسوس کرتے ہوئے ہمّت اور حوصلے کے ساتھ ان سخت ترین حالات کے تدارک کے لئے صبر وتحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے دانشورانہ، عالمانہ، مدبرانہ حکمت عملی کے ساتھ مختصر مدتی اور طویل مدتی منصوبے تیار کیا جائے اور ان پر بہت سنجیدگی سے عمل بھی ہو۔ آزادی کے بعد ہم چندسیاسی پارٹیوں کے بھروسے اور ان کے جھوٹے وعدوں پر تکیہ کئے رہے۔ اپنی بقا اور تشخص کے لئے کبھی کوئی سنجیدہ اور بڑا فیصلہ یا اقدام نہیں کیا۔ لیکن اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے لئے اور اپنے آنے والی نسل کی بقاؑ کے لئے جاگیں۔ وقت ہمیشہ یکساں نہیں رہتا اور یہ وقت کب کون سا رخ اختیار کرلے، یہ بھی نہیں کہا جاسکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم منظم اور متحد ہو کر سب سے پہلے اپنے درمیان کی ذات پات کی خلیج کو ختم کریں۔ موجودہ حالات میں یہ کام مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں ہے۔ اس کے بعد ہمارے مذہبی رہنماؑ وعلماؑ وقت اور حالات کی نزاکت اور تقاضوں کے پیش نظر اپنے مسلکی اختلافات کو ٹھنڈے بستے میں ڈال کر اسلامی نظریہ حیات کو اپناتے ہوئے مسلمانوں کے اندر اتحاد واتفاق پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اگر موجودہ حالات کی سنگینی میں بھی ہم اپنے ذاتی مفادات سے اوپر نہیں اٹھ سکتے اور مفاہمت کا مظاہرہ نہیں کرسکتے تو ہم اور ہماری آنے والی نسلوں کے سامنے کیسا مستقبل ہوگا اس کا تصور ہی لرزہ خیز ہوگا۔ اس لئے کہ ماضی جہاں ہمیں اسپین کی یاد دلاتا ہے، وہیں حال فلسطین کے خاک وخون میں ڈوبا ہوا منظر نامہ ہمیں خون کے آنسو رُلاتا ہے۔ فلسطین کا یہ منظر نامہ روز ہمارے مسلم اکثریت والے 57 ممالک دیکھتے ہیں اور خاموش رہتے ہیں۔ ان مسلم ممالک کے سربراہوں کی ایک چھوٹے سے انسان اور انسانیت دشمن ملک اسرائیل کے سامنے کیا اوقات ہے اس کا اندازہ بہت سارے واقعات کے ساتھ ساتھ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ یکم جون کو منعقد ہونے والے فلسطینی اتھارٹی کی میزبانی میں رام اللہ میں ایک اجلاس میں شرکت کرنے پہنچے مصر، سعودی عرب، قطر، اردن، امارات اور ممکنہ طور پر ترکیہ وزرائے خارجہ کو رام اللہ جانے نہیں دیا گیا۔ جہاں وہ غزہ میں گزشتہ ایک سال سے جاری صیہونی حیوانیت اور بربریت کے تعلق سے ایک اہم سربراہی اجلاس میں شرکت اور گفت وشنید کے بعد نیو یارک میں آئندہ منعقد ہونے والے دو ریاستی حل کے لئے عالمی کانفرنس میں کوئی اہم فیصلہ لیتے۔ لیکن ظالم وجابر ملک اسرائیل کے حکمراں نے ان تمام مسلم ممالک کے وزرائے خارجہ کو ذلیل ورسوا کر واپس بھیجنے میں بھی کوئی جھجھک محسوس نہیں کی۔ اس سے بڑا المیہ ان مسلم ممالک کا کیا ہوسکتا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی ان بزدل مسلم ممالک سے کسی طرح کی توقع رکھنا فضول ہے اور ہمیں خود اپنی مثبت راہ بنانے کے لئے تگ ودو کرنا چاہئے۔

(کالم نگار سینئر صحافی اور معروف ادیب ہیں)

یہود سے معاہدہ اور نقض عہد کی یہودی فطرت وتاریخ

ڈاکٹر محمد طارق ایوبی

غزہ تباہ ہوگیا، اہل غزہ کو ہر طرح کی آزمائشوں سے گزارا گیا پھر بھی وہ ثابت قدم رہا، جس وقت یہ تحریر سپرد قلم کی جارہی ہے اس وقت غزہ کی تاریخ میں نیا موڑ آیا ہے، امریکہ اور تحریک مزاحمت کے درمیان براہ راست مذاکرات کا آغاز ہو رہا ہے، ابتدا میں اسرائیل نے اس سے انکار کیا تھا لیکن پھر نتن یاہو کو ٹرمپ کے فیصلے کے سامنے مجبور ہونا پڑا اور وہ مذاکرات میں شرکت کے لیے راضی ہوا، اس سے قبل غزہ پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی گئی، ہر طرح کی دھمکی دی گئی، لیکن صبر واستقامت کے رمز اور عزیمت واستقلال کے شہر پر کسی چیز کا کوئی اثر نہ ہوا، کمر توڑ دینے والی بھوک پیاس بھی پائے استقامت میں لغزش نہ پیدا کرسکی، گویا غزہ نے اہل اسلام کو ظلم کے سامنے ڈٹنے اور ظالم کو جھکانے کا نمونہ پیش کیا، دین وایمان اور وطن ومقدسات کو ہر شے پر ترجیح دینے کا درس دیا، دنیا کو بتایا کہ جس قوم سے ہمارا مقابلہ ہے اسکی فطرت وتاریخ کو سامنے رکھ کر ہی کوئی فیصلہ لیا جاسکتا ہے۔ غزہ بری طرح بھوک کا شکار ہے، مذاکرات جاری ہیں، لیکن اب بھی نتائج کا انتظار ہے، بظاہر معاملہ بہت مشکل ہے، کیونکہ عربوں نے ٹرمپ کے ساتھ یہ طے کیا ہے کہ حماس کو غیر مسلح اور غزہ سے بے دخل کیا جائے، اس کے بعد ہی امن قائم ہوسکتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ حماس حکومت سے بے دخلی پر راضی ہوجائے گی لیکن ہتھیار رکھ دینے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، خیر یہاں تو موضوع کچھ اور ہے ہمارا، اس لیے اس سلسلے میں امکانات واندیشوں پر گفتگو کو یہیں موقوف کرتے ہیں، اس مضمون میں ہم دراصل قرآن وسیرت کی روشنی میں عہد شکنی کی یہودی فطرت پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں اور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہود ایک ایسی قوم ہے جس نے اللہ سے کبھی وعدہ وفا کیا اور نہ انسانوں سے، آج بھی اسکی نظر میں بین الاقوامی قوانین کی کوئی حیثیت ہے نہ معاہدوں کی کوئی اہمیت، اگر وہ معاہدوں پر قائم رہنے والی قوم ہوتی تو آج جو صورت حال ہے وہ نہ ہوتی، لیکن اس نے کبھی کسی قرار داد اور کسی معاہدہ کی پابندی نہیں کی، بلکہ معاہدوں کی آڑ میں اپنے لیے زمین ہموار کرتی رہی تا آنکہ آج وہ اس حال میں ہے کہ پورے عالم عربی پر قبضہ کا منصوبہ پیش کررہی ہے۔

اس دوران عرب دنیا نے بے بسی وبے کسی کی ساری حدیں پار کردیں، خود یہود کے لیے قرآن مجید نے جو فیصلہ سنایا تھا وَضُرِبَتْ عَلَيْ※ مُ الذِّلَّ※ وَ※ لْمَسْ※ نَ※ وَبَآءُو بِغَضَبٍ※ مِّنَ اللَّ※ (البقرہ۔۶۱) کہ بے بسی وکم ہمتی اور ذلت ومسکنت ان پر تھوپ دی گئی ہے اور اللہ کا غصہ ان پر بھڑکا ہے، یہی صورت حال اس وقت امت مسلمہ اور عالم عربی کی نظر آئی، اب تو ٹرمپ کا دور ثانی ہے، ٹرمپ کے دور اول میں ہی عرب حکومتوں نے اسرائیل کے ساتھ تعلقات کے لیے صدی ڈیل کی تھی، اور معاہدہ کو ابراہیم پکیٹ کا نام دیا گیا تھا، جس کے تحت یہود کے ساتھ نارملائزیشن کرنا تھا، سفارتی، تجارتی اور سیاسی تعلقات کو استوار کرنا تھا، ابتدا میں امارات نے دستخط کیے تھے، سعودی عرب نے خفیہ تعلقات تو قائم کیے لیکن علانیہ طور پر اپنے تعلقات کو آزاد فلسطینی ریاست کے قیام سے مشروط رکھا، غزہ پر مظالم کے پہاڑ توڑے جاتے رہے اور عالم عربی اسرائیل سے تعلقات نبھاتا رہا، معاہدہ ابراہیمی کو آگے بڑھانے پر گفتگو ہوتی رہی، ابھی سیریا کے تناظر میں ابراہیم پکیٹ پر بار بار گفتگو ہوئی۔ یہ معاہدہ Abraham Accords/Abraham pact امن کے نام پر کیا گیا، اصلاً یہ امارات نے کیا، بعد میں بحرین مراکش اور سوڈان بھی شامل ہوا، اس کا مقصد سفارتی تعلقات قائم کرنا، اقتصادی وتجارتی تعاون کو فروغ دینا، خطے میں امن واستحکام کی کوشش کرنا اور سرمایہ کاری کو فروغ دینا تھا، یہ معاہدہ دراصل عربوں کے اس موقف کا اختتام تھا کی جب تک قضیہ فلسطین حل نہ ہو تب تک اسرائیل سے تعلقات قائم کرنا ممکن نہیں۔ یہ معاہدہ درحقیقت اسرائیل کو تسلیم کرنے، غاصب ریاست کو مستحکم کرنے اور فلسطینی ریاست کے قیام کی راہ کو مسدود کرنے کا ایک خفیہ ایجنڈا ہے، اس معاہدہ پر عمل درآمد کے بعد عملا عالم عربی بالخصوص خلیجی ممالک پر یہودی اثر ورسوخ کا استحکام ہوگا، اس سلسلے میں آل سعود وآل نہیان نے ملت اسلامیہ کے ساتھ جو دغا کی ہے، خدا ہی اس کا حساب لے گا، بس اس کے جوش انتقام کی دیر ہے۔

اسرائیل سے نارملائزیشن سے قبل یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ اسرائیل سے معاہدہ ودوستی کا کبھی کوئی مثبت فائدہ امت کو نہیں پہنچ سکتا، وَلَن تَرْضَ※ عَن※ لْيَ※ وُدُ وَلَا النَّصٰرٰ※ حَتّٰ※ تَتَّبِعَ مِلَّتَ※ ُمْ (بقرہ۔۱۲۰) اس آیت میں یہ بات کھول کر بیان کردی گئی ہے کہ یہود ونصاری اس وقت تک راضی نہیں ہوسکتے جب تک کہ مسلمان ان کا دین نہ اختیار کرلیں، ان کی مسلم دشمنی تب تک باقی رہے گی جب تک کہ ان کے حرص وہوس اور تحریفات پر مشتمل دین کو نہ اپنالیں، تعاون ودوستی کی اس واضح حرمت اور فطرتِ یہود کی اس کھلی ہوئی صراحت کے باجود ان سے دوستی کی پینگیں مارنا کہاں کی دانشمندی ہے۔ لیکن ان لوگوں سے کیا کہا جاسکتا ہے جو" دین ابراہیمی" یا" خاندان ابراہیمی" کی گمراہ کن فکر کے علمبردار بن کر اس کا مرکز بھی اپنے یہاں تعمیر کرچکے۔

دوسری بات یہ کہ امریکہ کبھی بھی عالم اسلام کے ساتھ نہیں کھڑا ہوسکتا، اسرائیل مشرق وسطی میں امریکہ کی چھاؤنی، ڈھال اور سب سے بڑا پروجیکٹ ہے، امریکہ اس کے لیے کسی بھی حد تک جاتا ہے اور جائے گا، اسرائیل ہی کے ذریعہ وہ عالم اسلام بلکہ عالم عربی کے وسائل پر قبضہ کرتا ہے اور اس کی زرخیزی کو اپنی مادی ترقی کے لیے استعمال کرتا ہے، اس لیے کبھی بھی اسرائیل کے ساتھ تعلقات نتیجہ خیز نہیں ہوسکتے، تیسرے یہ کہ یہود کی فطرت میں توسیع پسندی، بخل وحرص، غصب اور دھوکہ دھڑی ہے، نقضِ عہد اس قوم کی فطرت ثانیہ ہے، بے وفائی اس کا فطری خاصہ ہے، ہم نے اپنے ایک مضمون میں بہت تفصیل سے امریکی سیاست دانوں اور پادریوں کے بیانات نقل کیے تھے، کہ انھوں نے اس وقت جبکہ یہود امریکہ کی طرف ہجرت کررہے تھے تو انھیں روکنے کے لیے کیا کہا تھا اور کیوں انھیں امریکہ کے مستقبل کے لیے سب سے بڑا خطرہ قرار دیا تھا یہ سب ہم نے اس مضمون میں نقل کیا تھا، امریکی صدر فرینکلن نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ" یہود امریکہ کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہیں، اگر ان کی ہجرت کو روکا نہیں گیا تو یہ سو دو سو سال میں امریکہ پر اس طرح غالب آئیں گے کہ ہماری اولادیں ان کے کھیتوں میں ان کی مزدوری کریں گی، یہ قوم کسی معاشرہ میں گھلتی ملتی نہیں، یہ ریاست کے اندر الگ حکومت قائم کرلیتی ہے، تمام وسائل پر قبضہ کرتی ہے اور فساد وتباہی مچاتی ہے۔" یہ اور ایسے بیانات ہم نے حوالوں کے ساتھ اپنے اس مضمون میں نقل کیا تھا۔

عام طور سے جب قضیہ فلسطین کے تناظر میں یہود کو موضوع بنایا جاتا ہے تو صرف سیاسی نقطہ نظر سے گفتگو کی جاتی ہے، حالانکہ ہم سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم نے یہود کی جو تصویر کھینچی ہے اور جو تاریخ بیان کی ہے، ان کے جن قومی رذائل کا ذکر کیا ہے، ان سے اعراض کرکے کوئی گفتگو نتیجہ خیز نہیں ہوسکتی، تاریخ کا وہ کون سا دور ہے جن میں یہود کی تخریب کاری، فساد برپا کرنے کی عادت، فحش کو فروغ دینے کی فطرت، افترا، بغاوت اور سازش سے ملت اسلامیہ محفوظ رہی ہو، دعوت اسلامی کے لیے عہد نبوی سے لے کر آج تک یہود سب سے بڑا خطرہ رہے ہیں، انھوں نے ہر ممکن وسیلہ اختیار کیا، اسلام سے دشمنی کے لیے ہر ہتھیار کا استعمال کیا، ان کی پُرفریب اور سفاکانہ تاریخ کی روشنی میں ان سے معاہدہ کے کیا معنیٰ؟ ہم یہاں ان کے بہت سے رذائل مثلا االلہ کے ساتھ ان کی بدتمیزی، انبیا کے ساتھ ان کی بے ادبی، تحریفِ کتاب اللہ کو چھوڑ کر اوہام ونفس پرستی، بزدلی، زندگی کی حرص، مال ومنصب کی ہوس، حرام خوری، سود اور رشوت خوری، حرام کو حلال کرنے اور اپنی مرضی کے مطابق احکام بیان کرنے کی رذالتوں اور ان کے باطل اقدامات اور دعوؤں کو چھوڑ کر صرف یہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ نقضِ عہد کے متعلق قرآن مجید ان کی کیسی تصویر پیش کرتا ہے، کیا جس قوم کی بے وفائی، بے اعتمادی، بے یقینی، بد عہدی اور بار بار عہد توڑنے کی ایسی طویل تاریخ رہی ہو اور یہ تاریخ خبیر وعلیم اور حکیم مطلق نے خود بیان کی ہو، کیا اس کے بعد بھی اس پر اعتماد کیا جاسکتا ہے؟ کون ضمانت دے سکتا ہے کہ ابراہیم پکیٹ صرف امن وتجارت تک محدود رہے گا؟ امارات وبحرین وسعودیہ یہودی دست بُرد سے محفوظ رہیں گے، اسرائیل گریٹر اسرائیل کے منصوبے کو ترک کر دے گا، قرآن مجید نے تو آگاہ کردیا لیکن لوگ قرآن کو پڑھتے نہیں اور پڑھتے ہیں تو اس پر عمل ہی کہاں کرتے ہیں؟ کچھ لوگ تو یہودیت وصہیونیت میں بڑی باریک بینی کے ساتھ فرق کرتے ہوئے صہیونیت کو اسلام دشمن قرار دیتے ہیں اور یہودیت کو بری قرار دیتے ہوئے اس سے دوستی رچانے کی احمقانہ باتیں کرتے ہیں، ایسے لوگ بھول جاتے ہیں کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر موقع پر بدعہدی کرنے والے، آپ کی ذات کو مشکوک بنانے والے، منافقین ومشرکین کو اعتراضات سمجھانے والے اور آپ ﷺ کو جھٹلانے کے لیے تشکیک کی مہم چلانے والے یہی یہودی تھے، خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ یہودیت وصہیونیت ایک ہی کردار کے دو نام ہیں اور ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں۔

اگرچہ یہ خیال پایا جاتا ہے کہ صہیونیت سیاسی اور قومی تحریک ہے جو یہودی ریاست کے قیام اور عالمی منظرنامہ پر یہودیت کے اثر ورسوخ کو قائم کرنے کے لیے وجود میں آئی، لیکن میرے فہم کے حساب سے یہ بات ایسی ہے جیسے کوئی بھاجپا اور آر ایس ایس کو الگ کرکے دیکھے اور یہ کہے کہ بھاجپا آر ایس ایس سے الگ ہے، آر ایس ایس ایک نظریاتی تحریک ہے اور اس کے نظریہ کی تنفیذ کے لیے بھاجپا سیاسی تنظیم ہے، صحیح بات یہ ہے کہ یہ فرق بے معنیٰ ہے، زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ نظریہ ایک ہے، بنیاد ایک ہے بس تقسیم کار ہے، الگ الگ افراد کو الگ الگ ذمہ داری تفویض کی گئی ہے۔ صہیونیت کی نسبت بیت المقدس کے جنوب میں واقع جبل صہیون کی طرف ہے، جہاں یبوسی آباد ہوا کرتے تھے، جنہیں حضرت داؤد علیہ السلام نے وہاں سے دھتکار دیا تھا، یہود کے نزدیک جبل صہیون مقدس ہے، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جبل صہیون پر ان کا رب رہتا ہے، صہیونیت کے ضمن میں Jewish Encyclopaedia اور انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا میں یہ تفصیلات درج ہیں کہ صہیونیت کا مقصد فلسطین میں یہودی ریاست قائم کرنا، نسل داؤد سے امیر متعین کرنا، دوبارہ ہیکل تعمیر کرنا اور عرش داؤد قائم کرنا اور پوری قوم کو فلسطین میں جمع کرنا ہے، صہیونیت کے مقاصد واہداف کا خلاصہ یہودی غلبہ قائم کرنا، مسجد اقصیٰ کی جگہ ہیکل تعمیر کرنا اور فلسطین میں یہودی ریاست قائم کرنا ہے۔

صہیونی دراصل وہ یہودی ہوتا ہے جو دنیا کے کسی بھی خطہ کے بالمقابل فلسطین میں بسنے کو ترجیح دیتا ہو اور فلسطین کو وطن بنانے کے لیے مادی، سیاسی قلمی ولسانی سطح پر ہر ممکن تعاون کرتا ہو، صہیونیت فلسطین کو وطن بنانے کی تحریک کے طور پر وجود میں آئی، بعض محققین کا کہنا ہے کہ یہ تحریک عہد جدید کی نہیں بلکہ اس کے تار بہت قدیم ہیں، جب ۵۸۶ قبل مسیح میں بخت نصر کے ہاتھوں یہود کو تاراج کیا گیا اور انھیں بابل منتقل کردیا گیا۔

(جاری)

حدیث نبوی ﷺ

مجھے میرے جانی دوست (نبی اکرم ﷺ) نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے کہ موت سے پہلے ان کو نہ چھوڑوں۔ ہر مہینہ میں تین دن روزے۔ چاشت کی نماز اور وتر پڑھ کر سونا۔

Sahih Bukhari 1178

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیانامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

جی ایس ٹی کا کلیکشن

گڈس اینڈ سروسیز ٹیکس (جی ایس ٹی) کا کلیکشن نیا نیا ریکارڈ بنا رہا ہے۔ یکم جولائی 2017 میں ویٹ کی جگہ لینے والا جی ایس ٹی کا کلیکشن ہر سال بلکہ ہر مہینہ بڑھتا جارہا ہے۔ یکم جولائی کو جی ایس ٹی ڈے کے طور پر بھی منایا جاتا ہے۔ اس نے مرکزی اور ریاستی کثیر جہتی تمام ٹیکسوں کی جگہ لی۔ یہ اور بات ہے کہ خود جی ایس ٹی میں 4 طرح کے ٹیکس سی جی ایس ٹی، ایس جی ایس ٹی، آئی جی ایس ٹی اور یو ٹی جی ایس ٹی ہوتے ہیں، لیکن یہ ایسے نہیں ہوتے جیسے پہلے ہوا کرتے تھے۔ صفر، 5، 12، 18 اور 28 فیصد کے 5 سلیب میں نافذ جی ایس ٹی کا کلیکشن پچھلے ماہ مئی میں 16.4 فیصد بڑھ کر 201 لاکھ کروڑ رہا، جو اس سے پہلے اپریل کے مقابلہ میں حالانکہ بہت کم ہے، کیونکہ اپریل میں جی ایس ٹی کا کلیکشن 2.37 لاکھ کروڑ تھا، جو اب تک سب سے زیادہ تھا۔ جی ایس ٹی کے کلیکشن میں ماہانہ کمی یا اضافہ ہوتا رہتا ہے، لیکن وصولی اتنی ہوتی ہے کہ کمی بھی ہو، تو وہ خبر نہیں بنتی۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جی ایس ٹی سرکاری خزانے کو بھرنے میں اتنا اہم رول ادا کرے گا۔ شروع میں جن لوگوں نے اس کی مخالفت کی تھی، اس کی آمدنی دیکھ کر اب وہ بھی خاموش رہتے ہیں۔ اسی لئے اب جی ایس ٹی کونسل کی میٹنگ ہنگامہ خیز نہیں ہوتی۔ اتنے اختلافات سامنے نہیں آتے، جتنے شروع میں دیکھنے کو ملے تھے۔ یہ بھی غور طلب امر ہے کہ اشیا پر جی ایس ٹی کی شرح میں کمی واضافہ تو کیا جاتا ہے، لیکن سلیب میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی ہے، حالانکہ کئی بار ایسی خبریں آئیں کہ سلیب میں تبدیلی کی جاسکتی ہے کسی سلیب کو ختم کیا جاسکتا ہے، یا اسے دوسرے میں ضم کیا جاسکتا ہے، لیکن عملی طور پر ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ شاید اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ سرکاری آمدنی پر اس کا اثر پڑے اور لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔

جی ایس ٹی کے ذریعہ مرکزی حکومت کو بھی خوب آمدنی ہو رہی ہے اور ریاستی حکومتوں کو بھی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ملک میں جی ایس ٹی کے نفاذ کو 8 سال ہوگئے، لیکن تمام ریاستوں میں اوسط نمو یا ترقی کی رفتار یکساں نہیں ہوسکی۔ ریاستوں میں جی ایس ٹی کے کلیکشن میں اضافہ تو ہو رہا ہے، لیکن کہیں کم کہیں زیادہ کی شرح ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ موسمی یا علاقائی عوامل ہوں یا خرید وفروخت میں فرق ہو، کیونکہ ہر ریاست میں نہ تو موسم یکساں رہتا ہے اور نہ لوگوں کی قوت خرید یکساں ہوتی ہے۔ اس لئے کہیں اشیا کی خرید وفروخت زیادہ ہوتی ہے، تو کہیں کم اور اس کا سیدھا اثر جی ایس ٹی کے کلیکشن پر پڑتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ مہاراشٹر، مغربی بنگال، کرناٹک اور تمل ناڈو جیسی بڑی ریاستوں میں جی ایس ٹی کلیکشن میں 17 سے 25 فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے، جبکہ گجرات، آندھرا پردیش اور تلنگانہ جیسی بڑی ریاستوں میں 6 فیصد تک کا اضافہ ہوا ہے۔ کچھ ریاستوں جیسے مدھیہ پردیش، ہریانہ، پنجاب اور راجستھان میں جی ایس ٹی کی وصولی میں اوسطاً 10 فیصد اضافہ ہوا، لیکن اطمینان کی بات یہ ہے کہ ہر ریاست میں جی ایس ٹی کے کلیکشن میں اضافہ ہی درج کیا جارہا ہے۔ نہ تو مینوفیکچرنگ میں کمی آرہی ہے اور نہ خرید وفروخت میں۔ سسٹم کچھ اس طرح کام کرتا ہے کہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو نقصان نہیں پہنچتا۔ پھر بھی اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ اوسط نمو یا ترقی کی رفتار ہر ریاست میں یکساں کیوں نہیں ہو رہی ہے، کیونکہ کچھ ریاستیں آگے بڑھ جاتی ہیں اور کچھ پیچھے رہ جاتی ہیں، جبکہ ٹیکس کا سسٹم ہر جگہ یکساں ہے۔ اگر ہر جگہ رفتار یکساں ہو، تو پورا ملک ایک ساتھ ترقی کرے گا۔ اس کیلئے ہر جگہ فی کس آمدنی یکساں کرنے کی ضرورت ہے اور یہ آمدنی اسی وقت بڑھے گی، جب ہر ریاست میں روزگار کے یکساں مواقع بڑھائے جائیں گے۔ اس کا گہرائی اور سنجیدگی سے جائزہ لے کر ٹھوس اقدامات کرنے ہوں گے، تبھی بہتر نتائج کی امید کی جاسکتی ہے۔ جی ایس ٹی کے کلیکشن میں اضافہ اور ری فنڈ میں کمی خوش آئند بات ہے، جیسا کہ مئی میں ہم نے دیکھا کہ کلیکشن میں اضافہ 16.4 فیصد رہا اور ری فنڈ گھٹ کر 4 فیصد ہوگیا۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مئی میں جی ایس ٹی کا مجموعی کلیکشن 1.74 لاکھ کروڑ روپے رہا، جو 4.20 کا سالانہ اضافہ ہے۔ بہرحال جی ایس ٹی کے نفاذ کے ذریعہ سرکار کا جو مقصد تھا، وہ حاصل ہوتا ہوا نظر آرہا ہے۔ مرکز بھی مطمئن ہے اور ریاستی حکومتیں بھی۔ کسی کو تھوڑی بہت جو شکایتیں ہوتی ہیں، انہیں جی ایس ٹی کونسل کی میٹنگ میں دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

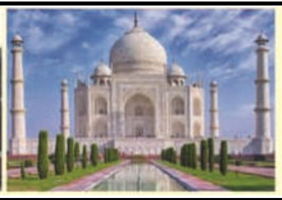

یوتھ کانگریس کی قیادت میں پانی بحران پر آواز

وارڈ ۵/ اور ۲۲/ کے پانی مسئلے پر میمورنڈم پیش

مودھا، ہمیر پور(پریس ریلیز)مودھا تحصیل میں آج ضلع مجسٹریٹ کی زیرصدارت سمپورن سمادھان دیوس کے موقع پر پانی کی شدید قلت کو لے کر وارڈ نمبر ۵/اور ۲۲/کے مکینوں کی نمائندگی یوتھ ضلع صدر وویک چندر نے کی۔ انہوں نے ایک تحریری میمورنڈم کے ذریعہ ضلع مجسٹریٹ کو آگاہ کیا کہ ساجن تالاب کویٹر، احمد حسن گروجی نگر، اور ملحقہ کالونیوں میں بسنے والے لوگوں کو آج تک پانی کی سہولت فراہم نہیں کی گئی ہے۔میمورنڈم میں کہا گیا کہ جب سے یہ بستیاں آباد ہوئی ہیں، واٹر انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے کوئی پائپ لائن بچھانے کا کام نہ تو ابتدائی سطح پر کیا گیا اور نہ ہی بعد میں کوئی ٹھوس قدم اٹھایا گیا۔ مقامی افسران نے محض زبانی یقین دہانیاں دیں کہ دو سے تین ماہ میں پانی کی لائن بچھائی جائے گی، مگر یہ وعدہ آج تک حقیقت نہ بن سکا۔وویک چندر نے کہا کہ وارڈ ۵/اور ۲۲/میں رہنے والے عوام پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں۔اگر جلد از جلد پانی کی فراہمی کو یقینی نہیں بنایا گیا تو وہ عوام کے ساتھ مل کر احتجاج کرنے پر مجبور ہوں گے۔ضلع مجسٹریٹ نے موقع پر ہی یقین دہانی کرائی کہ اگلے سمادھان دیوس سے قبل اس مسئلے کو حل کیا جائے گا اور متعلقہ محکمہ کو فوری کارروائی کی ہدایت دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ سمادھان دیوس پر اس معاملے کی تازہ پیش رفت سے بھی انہیں آگاہ کیا جائے۔اس موقع پر احمد حسن گروجی نگر کے صدر حسنین مقبول، یوتھ کانگریس ضلع سکریٹری مول چندر، رام وشال، انیل نگر، نائب صدر رادھے نشاد، نشاد راج بہادر، درگا مول چندر، رانی ملتی دیوی سمیت درجنوں افراد موجود تھے، جنہوں نے پانی کے مسئلے کو لے کر اپنی شدید ناراضگی ظاہر کی اور انتظامیہ سے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔یوتھ کانگریس کی اس مداخلت سے جہاں مقامی عوام کو آواز ملی، وہیں مسئلے کے حل کی امید بھی جاگی ہے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ اگلے سمادھان دیوس تک وعدے پر عمل ہوتا ہے یا پھر احتجاج کی نوبت آتی ہے۔

فیس تنازعہ میں بی فارما کے طالب علم کی خودکشی سے ہنگامہ

ایم پی چندر شیکھر آزاد نے یوپی حکومت کے سامنے پیش کیے 4 مطالبات

لکھنؤ (ایجنسی):اترپردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں بی فارما کی طالبہ کی خودکشی کا معاملہ اہمیت اختیار کرتا جارہا ہے۔نگینہ کے ایم پی چندر شیکھر آزاد نے اس معاملے کو لے کر سی ایم یوگی سے کئی سوالات پوچھے ہیں۔ساتھ ہی یوپی حکومت سے کالج انتظامیہ کے خلاف غیر ارادی قتل کا مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔الزام ہے کہ فیس کی عدم ادائیگی کی وجہ سے طالب علم کو امتحان میں شرکت سے روک دیا گیا۔جس کی وجہ سے بی فارما کے طالب علم نے پھانسی لگا کر خودکشی کرلی۔جائے وقوعہ سے ایک خودکشی نوٹ بھی ملا ہے۔

نگینہ کے ایم پی چندر شیکھر آزاد نے کہا کہ شبھم کی موت صرف ایک طالب علم کی خودکشی نہیں ہے بلکہ یہ اس غیر انسانی تعلیمی نظام کے منہ پر طمانچہ ہے جو طلبہ کو گاہک سمجھتا ہے۔یہ واقعہ انتہائی افسوسناک اور تشویشناک ہے۔ ہماری ہمدردیاں اہل خانہ کے ساتھ ہیں۔قدرت انہیں اس بے پناہ دکھ کو برداشت کرنے کی طاقت عطا کرے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ سمرپن کالج آف فارمیسی،لکھنؤ میں بی فارما کے طالب علم شبھم نے اپنے ہاسٹل کے کمرے میں اس وقت پھانسی لگا کر خودکشی کر لی جب اسے امتحان میں شامل ہونے سے روک دیا گیا کیونکہ فیس جمع کرانے کے باوجود اس کا پرچہ 'سسٹم میں زیر التواء' دکھایا گیا تھا۔

چندر شیکھر آزاد نے کہا کہ سوسائڈ نوٹ میں شبھم نے لکھا تھا کہ میں نے فیس ادا کر دی ہے، لیکن یہ سسٹم میں زیر التوا دکھائی دے رہا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ میرے دوست کیا سوچیں گے، معذرت۔اس دوران آزاد سماج پارٹی کے سربراہ کانشی رام اور نگینہ ایم پی نے سی ایم یوگی سے کئی سوال پوچھے اور یوپی حکومت سے کل 4 مطالبات کئے۔ چندر شیکھر آزاد نے وزیر اعلیٰ سے سوال کیا کہ کیا یہ ہمارے پڑھے لکھے ہندوستان کا پڑھا لکھا اترپردیش ہے؟ انہوں نے سوال کیا کہ کیا ایک اکاؤنٹنٹ کی مداخلت سے انسانی حساسیت کم ہوگئی ہے؟ کیا ہاسٹلوں اور کالجوں میں ذہنی صحت کی کوئی ذمہ داری نہیں؟ اس کے ساتھ ہی بھیم آرمی چیف نے کہا کہ تعلیم کو کاروبار بنانے والے نظام نے آج ایک اور نوجوان کی زندگی نگل لی ہے۔ اس کے ساتھ ہی نگینہ ایم پی نے یوپی حکومت سے بھی مطالبہ کیا ہے۔ ایم پی چندر شیکھر آزاد نے یوپی حکومت سے کل 4 مطالبات کئے ہیں۔انہوں نے مطالبہ کیا کہ کالج انتظامیہ کے خلاف مجرمانہ قتل کا مقدمہ درج کیا جائے۔ اس کے علاوہ پرنسپل، اکاؤنٹنٹ اور متعلقہ عملے کو فوری طور پر معطل کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ چندر شیکھر آزاد نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ ہاسٹلوں میں کونسلنگ اور ذہنی صحت کی مدد کو لازمی قرار دیا جائے۔اس کے ساتھ نجی تعلیمی اداروں کی فیسوں اور نظم وضبط کے نظام کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔آپ کو بتا دیں، حال ہی میں پولیس نے اس معاملے میں کارروائی کرتے ہوئے سینئر اکاؤنٹنٹ محمد فیض کو گرفتار کیا تھا۔طالب علم کے اہل خانہ نے پرنسپل، ڈین، ٹیچر اور دو کیشیئر سمیت کل پانچ لوگوں کے خلاف شکایت درج کرائی تھی۔اس بنیاد پر چنہٹ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا۔

کھیت کی سنچائی کرتے وقت وکیل کا گولی مار کر قتل

سلطانپور(نامہ نگار):
اکھنڈنگر تھانے کے تحت موضع مروئی کشن داس پور میں گزشتہ شب ایک وکیل مہیندر کمار موریہ کا نا معلوم بدمعاشوں نے گولی مار کر قتل کر دیا اس وقت وہ اپنے کھیتوں میں آب پاشی کا کام انجام دے رہا تھا۔گولی چلنے کی آواز سن کر قریب کے لوگ اس طرف متوجہ ہوئے اور جا کر دیکھا تو مہیندر کمار موریہ کا جسم خون سے سنا ہوا ملا لوگ فوراً اسے اسپتال لے گئے جہاں ڈاکٹروں نے مردہ قرار دے دیا۔اس سے پہلے بھی اسی موضع میں ایک ساتھ دو قتل کا واقعہ ہو چکا ہے جس ناطے موضع والوں پر خوف وحراس طاری ہے اور غم وغصہ بھی۔انکا کہنا ہے کہ علاقہ میں جرائم پیشہ افراد جو چاہ رہے ہیں کر رہیں ان پر کوئی لگام نہیں ہے۔واقعہ کی اطلاع پا کر اکھنڈنگر تھانہ انچارج مہیندر کمار موقع پر پہونچے اور تحقیقات شروع کر دی ہیں تھانہ انچارج نے کہا کہ تحریر ملتے ہی مقدمہ درج کیا جائیگا اور کارروائی کو آگے بڑھایا جائیگا۔علاقہ کے لوگوں اس قتل کے ملزموں کو پردہ فاش کرنے اور انکی گرفتاری کی مانگ کی ہے نیز کہا ہے کہ علاقہ میں پولیس کی گشت بڑھائی جائے۔وکیل کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔

زیر تعمیر پروجیکٹوں کی مسلسل نگرانی کی جائے: ڈاکٹر روشن جیکب

منطقائی کمشنر نے سیلاب سے بچاؤ کے کاموں کا اچانک معائنہ کیا

لکھیم پور کھیری (نامہ نگار)
ضلع میں سیلاب سے بچاؤ کے لیے کیے گئے کاموں کا اچانک معائنہ کرنے کے لیے لکھنؤ منطقہ کی کمشنر ڈاکٹر روشن جیکب منگل کو کھیری پہنچیں-انہوں نے ڈی ایم درگاشکتی ناگپال اور سی ڈی او ابھشیک کمار کے ہمراہ محکمہ آبپاشی کے سیلاب سیکشن کے ذریعے سے بنائے گئے کٹاؤ روکنے کے منصوبے کا زمینی معائنہ کیا-انہوں نے وسیع عوامی مفاد میں ضروری ہدایات دیں-گولا اسمبلی حلقہ کے سیلاب زدہ گاؤں بیلہا سٹھیہا میں آج کمشنر ڈاکٹر روشن جیکب نے ڈی ایم اور سی ڈی او کے ہمراہ کٹاؤ روکنے کے منصوبے کا زمینی معائنہ کیا اور گاؤں والوں سے بھی بات چیت کی-کمشنر نے سب سے پہلے شاردا ندی کے دائیں کنارے پر موضع بیلہا کے قریب کٹاؤ روکنے کے کام کی منصوبہ بندی کا جائزہ لیا- انہوں نے افسران سے پہلے نقشے سے پورا منصوبہ سمجھا، اس کے بعد انہوں نے پیدل دورہ کر کے منصوبے کے تحت کرائے گئے کاموں اور ان کے معیار کا جائزہ لیا-انہوں نے ہدایت دی کہ اس کی مسلسل نگرانی کی جائے-محکمہ مقامی دیہی باشندوں کے ساتھ رابطہ رکھے اور کرائے جانے والے کاموں کی معلومات فراہم کرے- وہاں موجود دیہی باشندوں سے بھی رائے لی گئی-معائنہ کے دوران منصوبہ مکمل طور پر محفوظ پایا گیا- ایگزیکٹو انجینئر (سیلاب سیکشن) نے کمشنر کو بتایا کہ اس منصوبے پر 434.52 لاکھ روپے کی لاگت آئی ہے- اس دوران کمشنر ڈاکٹر روشن جیکب نے موجود گاؤں والوں سے پوچھا کہ کیا منصوبہ بننے سے فائدہ ہوا ہے؟ اس پر دیہی باشندوں نے ایک آواز میں کہا کہ اگر یہ نہ بنا ہوتا تو ہم سب کا بہت نقصان ہوتا- اس موقع پر کمشنر ڈاکٹر روشن جیکب، ڈی ایم درگا شکتی ناگپال، سی ڈی او ابھشیک کمار، ایس ڈی ایم گولا ونود گپتا سمیت دیگر افسران اور دیہی باشندے موجود تھے-

☆ گرام پنچایت کرسور، جو خود اپنا وجود کھونے کے دہانے پر ہے، وہاں کے سیکڑوں لوگوں نے کمشنر سے پشتہ بنانے کی فریاد کی-کمشنر روشن جیکب نے بتایا کہ افسران کے ذریعے موقع کا معائنہ کرایا جائے گا اور اس کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی-

ضلع اسپتال میں دوا کے لئے مریضوں کی لمبی قطار

سلطانپور(نامہ نگار):
ضلع اسپتال جسے نام نہاد میڈیکل کالج کا درجہ دے دیا گیا ہے میں آج دوشنبہ کے روز دوا کے لئے مریضوں کی لمبی قطار دیکھنے کو ملی شدید گرمی میں مریضوں کو دوا کے لئے کافی جدوجہد کرنے پڑی۔اسپتال میں دوا کی تقسیم کے لئے چار کاؤنٹر ہیں جس میں دو خواتین کے لئے اور دو مردوں کے لئے ہے لیکن آج صرف دو ہی کاؤنٹر ایک خواتین اور ایک مردوں کے لئے کھلے تھے اس ناطے دوا لینے والوں کی قطار او پی ڈی تک پہنچ گئی تھی سخت گرمی میں مریضوں کو دوا کے پیچھے پریشانی اٹھانی پڑ رہی تھی لیکن اسکے باوجود اسپتال انتظامیہ خاموش نظر آئی اور مزید دو کاؤنٹر نہیں کھولے گئے۔مریضوں کا مطالبہ ہے کہ دوا کے سبھی کاؤنٹر کھولے جائیں نیز گرمی سے بچنے کا مناسب نظم کیا جائے۔

چار دوست گھاگھرا میں نہانے گئے ایک نوجوان غرقاب

لکھیم پور کھیری (نامہ نگار) عیسیٰ نگر علاقے کے موضع پکریا سے اپنے دوستوں کے ساتھ سیمریا میں واقع ہنومان مندر پر پرساد چڑھانے کے بعد ناری بیہڑ گاؤں کے قریب گھاگھرا ندی میں نہانے گئے نوجوانوں میں سے ایک گہرے پانی میں پھنس کر ڈوب گیا-اطلاع ملتے ہی خاندان میں کہرام مچ گیا-مقامی پولیس نے غوطہ خوروں کی مدد سے نوجوان کی تلاش شروع کر دی ہے-کھمریا تھانہ علاقے کے موضع پکریا سے آیوش موریہ (18) ولد ہرنام موریہ اپنے دوست آدرش سمیت چار دیگر نوجوانوں کے ساتھ منگل کی صبح سیمریا میں واقع ہنومان مندر گیا تھا۔وہاں پرساد چڑھانے کے بعد شدید گرمی کو دیکھتے ہوئے سب نے ایک ساتھ منصوبہ بنا کر ناری بیہڑ کے قریب واقع گھاگھرا ندی میں نہانے کا فیصلہ کیا-نہانے کے دوران آیوش موریہ گہرے پانی میں پھنس کر ڈوب گیا-اس کے ساتھیوں نے اہل خانہ کو اطلاع دی تو گھر میں کہرام مچ گیا-وہیں اطلاع ملتے ہی ایس ایچ او دیویندر کمار گنگوار پولیس فورس کے ہمراہ موقع پر پہنچے اور مقامی غوطہ خوروں کی مدد سے اس کی تلاش شروع کر دی-خبر لکھے جانے تک غرقاب نوجوان کا کوئی سراغ نہیں مل سکا تھا-

NATIONAL / INTERNATIONAL

اسرائیلی فوج کا یمن کی تین بندرگاہیں خالی کرنے کا حکم

تل ابیب (ایجنسی):
اسرائیلی فوج نے پیر کی شام ایک سخت انتباہ جاری کرتے ہوئے یمن کے مغربی ساحل پر واقع تین اہم بندرگاہوں کو فوری طور پر خالی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ وارننگ حوثی کنٹرول میں موجود تنصیبات پر متوقع اسرائیلی حملوں کے پیش نظر دی گئی ہے۔اسرائیلی فوج کے ترجمان افیخای ادرعی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم "ایکس" پر جاری بیان میں کہا ہے کہ رأس عیسیٰ، الحدیدہ اور الصلیف کی بندرگاہیں فوراً خالی کر دی جائیں اور ان مقامات پر موجود تمام افراد ان سے دور ہو جائیں۔ادرعی کا کہنا ہے کہ حوثی گروپ ان بندرگاہوں کو ان کے بہ قول "دہشت گردانہ سرگرمیوں" کے لیے استعمال کر رہا ہے۔واضح رہے کہ اسرائیلی فوج ماضی میں بھی ان بندرگاہوں کے خلاف اسی نوعیت کی وارننگز جاری کر چکی ہے، جن کے کچھ ہی دن بعد حملے بھی کیے گئے تھے۔یہ تازہ انتباہ اسرائیل اور حوثیوں کے درمیان جاری کشیدگی کے تناظر میں سامنے آیا ہے، جس دوران فریقین ایک دوسرے پر کئی بار حملے کر چکے ہیں۔

خدشہ ہے کہ اسرائیلی فضائیہ دوبارہ ان بندرگاہوں کو نشانہ بنا سکتی ہے، جیسا کہ حالیہ مہینوں میں دیکھا گیا۔

اس صورت حال کے پیش نظر برطانوی بحریہ نے بھی اتوار کی شب تجارتی جہازوں کو خبردار کیا کہ وہ الحدیدہ بندرگاہ اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں موجود سکیورٹی خطرات کے پیش نظر مکمل احتیاط برتیں۔ برطانوی ادارے "یو کے ایم ٹی او" نے ایک تنبیہ میں کہا ہے کہ "فوجی حملوں کے خطرے کے باعث، الحدیدہ کے اطراف میں جہازوں کو انتہائی محتاط رہنا چاہیے"۔

یاد رہے کہ اکتوبر 2023ء سے حوثی گروہ اسرائیل پر ڈرونز اور میزائل حملے کر رہا ہے، جن کے جواب میں اسرائیل نے صنعاء ایئرپورٹ، الحدیدہ بندرگاہ اور دیگر مقامات کو نشانہ بنایا ہے۔اسرائیل کی جانب سے حوثی قیادت کو بھی براہ راست نشانہ بنانے کی دھمکیاں دی جا چکی ہیں۔دوسری جانب، حوثیوں کے زیر انتظام "ریڈ سی پورٹس اتھارٹی" نے گزشتہ ماہ بتایا کہ امریکی اور اسرائیلی حملوں سے الحدیدہ بندرگاہ کو پہنچنے والا نقصان ایک ارب ڈالر سے زائد ہو چکا ہے۔

ایران غزہ کے قیدیوں کے مذاکرات میں شامل ہے: ٹرمپ

واشنگٹن (ایجنسی):امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پیر کو کہا ہے کہ ایران ان مذاکرات میں شامل ہے جن کا مقصد اسرائیل اور حماس کے درمیان قیدیوں کے بدلے جنگ بندی معاہدہ طے کرنا ہے۔ ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس کے سٹیٹ ڈائننگ روم میں ایک تقریب کے دوران صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا، "غزہ اس وقت ہمارے اور حماس اور اسرائیل کے درمیان وسیع پیمانے پر مذاکرات کے وسط میں ہے۔ ایران درحقیقت اس میں شامل ہے اور ہم دیکھیں گے کہ غزہ کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ ہم قیدیوں کو واپس لانا چاہتے ہیں۔" ٹرمپ نے اس معاملے کی وضاحت نہیں کی اور وائٹ ہاؤس نے مذاکرات میں ایران کے شامل ہونے کی تفصیلات کے لیے درخواست کا فوری جواب نہیں دیا۔ نیویارک میں اقوام متحدہ میں ایران کے مشن نے بھی تبصرے کی درخواست کا فوری جواب نہیں دیا۔امریکہ نے اسرائیل اور حماس کے درمیان 60 روزہ جنگ بندی کی تجویز پیش کی ہے۔اسرائیل نے کہا کہ وہ شرائط کی پابندی کرے گا لیکن حماس نے ابھی تک اس منصوبے کو مسترد کیا ہے۔اس تجویز کے تحت 28 اسرائیلی زندہ اور مردہ قیدیوں کو پہلے ہفتے میں 1,236 فلسطینی قیدیوں اور 180 مردہ فلسطینیوں کی باقیات کے بدلے رہا کیا جائے گا۔امریکہ اور ایران الگ مذاکرات میں تہران کے جوہری پروگرام پر ایک معاہدہ طے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

غزہ کا الامل ہسپتال 'عملاً بیکار' ہو چکا ہے: عالمی ادارۂ صحت

غزہ (ایجنسی): غزہ میں بدستور کام کرنے والے چند ہسپتالوں میں سے ایک الامل ہسپتال اب شدید فوجی کارروائیوں کی وجہ سے "عملاً بیکار" ہو گیا ہے، یہ بات عالمی ادارۂ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے سربراہ نے پیر کو کہی۔ڈبلیو ایچ او کے ڈائریکٹر جنرل ٹیڈروس ازانوم گیبریئسس نے ایکس پر پوسٹ کیا، "ہسپتال تک رسائی مسدود ہے جو نئے مریضوں کے یہاں تک پہنچنے میں حائل ہے اور مزید قابلِ گریز اموات کا باعث ہے۔" ٹیڈروس نے کہا کہ دو ہنگامی طبی ٹیمیں -ایک مقامی اور دوسری بین الاقوامی- "محدود طبی سامان کے ساتھ باقی مریضوں کی خدمت کے لیے بدستور پوری کوشش کر رہی ہیں۔" انہوں نے کہا، "الامل کی بندش کے بعد اب خان یونس میں انتہائی نگہداشت یونٹ کے ساتھ واحد باقی ماندہ ہسپتال الناصر میڈیکل کمپلیکس ہے۔" ڈبلیو ایچ او نے پانچ جون کو کہا، دو ماہ کی مکمل ناکہ بندی کے بعد ادویات اور طبی سامان کی شدید قلت کے باعث الناصر اور الامل ہسپتال زخمیوں کا مکمل علاج کرنے سے قاصر ہیں جن کی آمد مسلسل جاری ہے۔

مودی حکومت کا تیسرا دور ناکام، ملک کو کمزور اور لاچار بنایا گیا: سنجے راؤت

ممبئی (ایجنسی):
شیوسینا (یو بی ٹی) کے سینئر رہنما اور راجیہ سبھا رکن سنجے راوت نے منگل کے روز وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کی حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کا تیسرا دور آغاز سے ہی ناکام نظر آ رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مودی حکومت نے گزشتہ دس سالوں میں ملک کو کمزور، لاچار اور عالمی سطح پر غیر مؤثر بنا دیا ہے۔ سنجے راوت نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا، "وزیر اعظم نریندر مودی کا تیسرا دور شروع ہو چکا ہے، مگر پہلے ہی سال میں کوئی نمایاں کامیابی نظر نہیں آئی۔ صرف سیٹوں کی سیاست تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں، 240 پر آ کر رُک گئے۔ باقی سب وعدے اور منصوبے ادھورے رہ گئے۔" انہوں نے کہا کہ "یہ سال بظاہر 'بے مثال' قرار دیا جا رہا ہے، لیکن زمینی حقیقت کچھ اور ہے۔ گزشتہ دس سالوں میں ملک کی سمت اور حالت بگڑ چکی ہے۔ اس سال 26 خواتین بیوہ ہو گئیں، مگر وزیر اعظم خاموش ہیں۔"

راوت نے کہا کہ پاکستان کے خلاف کئی بار جنگ کے بیانات دیے گئے، لیکن عملی اقدام کوئی نہیں ہوا۔ انہوں نے مزید کہا، "70 سال میں ہندوستان نے کبھی اتنی بے بسی محسوس نہیں کی جتنی اب ہو رہی ہے۔ ملک چھوٹے چھوٹے ممالک کے سامنے جھک رہا ہے، حتیٰ کہ کینیڈا کے آگے بھی۔" ان کا کہنا تھا کہ خارجہ پالیسی مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پاکستان کو چین، روس، ترکی، آذربائیجان، امریکہ، آئی ایم ایف اور ایشیائی ترقیاتی بینک کی حمایت حاصل ہوئی ہے، لیکن ہندوستان اس کا مؤثر جواب دینے میں ناکام رہا۔

سنجے راوت نے پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس کا مطالبہ بھی دہرایا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کی پارٹی نے پاکستان کو چار حصوں میں تقسیم کرنے اور اس کی جارحیت کا مؤثر جواب دینے کی مانگ کی تھی، لیکن مرکزی حکومت نے کوئی سنجیدہ قدم نہیں اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ بیرون ملک جانے والے سرکاری وفود صرف سیاسی تشہیر کے مقصد سے بھیجے جا رہے ہیں، نہ کہ کسی ٹھوس سفارتی نتائج کے لیے۔ راوت نے اعلان کیا کہ وہ جلد ہی مرکزی وزرا اور ان وفود کے اراکین سے ملاقات کر کے ان کا فیڈ بیک حاصل کریں گے۔

ریلوے منصوبوں پر بات کرتے ہوئے سنجے راوت نے ممبئی-احمد آباد بلیٹ ٹرین پر بھاری بجٹ خرچ ہونے پر اعتراض کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ عام لوگوں کی روزمرہ آمد ورفت کے لیے ضروری لوکل ٹرینوں کی حالت خستہ ہے، لیکن حکومت کی ترجیح امیروں کے لیے بلیٹ ٹرین ہے، جو کہ بنیادی سہولتوں اور سکیورٹی کے ساتھ ناانصافی ہے۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ حکومت تمام محاذوں پر ناکام رہی ہے، چاہے وہ خارجہ پالیسی ہو یا عوامی سہولیات، ہر جگہ صرف دعوے ہیں، حقیقت میں کوئی ٹھوس پیش رفت نہیں۔

29 جون کو نتیش کمار کے آبائی ضلع میں طاقت کا مظاہرہ کریں گے

چراغ پاسوان، 'بہوجن بھیم سنکلپ ریلی' سے کریں گے خطاب

پٹنہ (ایجنسی): رواں سال کے اخیر میں ہونے والے اسمبلی انتخاب سے قبل ہی بہار میں تمام سیاسی پارٹیاں اپنی اپنی حکمت عملی تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ گزشتہ کچھ دنوں سے این ڈی کی حلیف پارٹی لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس) کے سپریمو چراغ پاسوان باغیانہ رخ اختیار کیے ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے انہوں نے اسمبلی انتخاب لڑنے کا فیصلہ کیا، اس کے بعد 8 جون کو آرا ضلع کے رمنا میدان سے 'نو سنکلپ ریلی' کو خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ بہار کے تمام 243 سیٹوں پر انتخاب لڑیں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے لوگوں سے کہا کہ آپ جہاں سے کہیں گے وہاں سے میں انتخاب لڑوں گا۔

دریں اثنا رکن پارلیمنٹ چراغ پاسوان 29 جون کو راجگیر میں 'بہوجن بھیم سنکلپ ریلی' کرنے والے ہیں۔ یہ ریلی راجگیر کے گیسٹ ہاؤس میں ہوگی۔ پارٹی کے نالندہ ضلع صدر ستیندر پاسوان مُکٹ نے اس سلسلے میں بتایا کہ "یہ ایک تاریخی ریلی ہوگی۔ ویسے تو نالندہ ضلع کے لیے یہ ریلی ہے، لیکن اس میں مگدھ خطہ کے نوادہ، شیخ پورہ، گیا اور جہان آباد اضلاع کے لوگ بھی شرکت کریں گے۔ یہ میدان 15 سے 20 بیگھا میں ہے، امید ہے کہ پورا میدان لوگوں سے بھرا ہوگا۔" پارٹی کی جانب سے دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ راجگیر کی ریلی آرا ریلی سے بھی بڑی اور تاریخی ہونے والی ہے۔ آرا میں جو ریلی ہوئی تھی وہ 'نو سنکلپ ریلی' تھی، لیکن راجگیر میں بابا بھیم راؤ امبیڈکر کے نام سے ریلی کی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے آبائی ضلع میں ریلی کرنے کے پیچھے چراغ پاسوان کا کیا ارادہ ہے، اس پر پارٹی کے ریاستی سطح کے ایک لیڈر نے کہا کہ "آرا کی ریلی بہار اسمبلی انتخاب میں چراغ پاسوان کے کردار کی شروعات تھی، لیکن دوسری ریلی چراغ کی طاقت کو ظاہر کرے گی۔"

موٹر سائیکل اور کار میں تصادم، دو کی موت، ایک شدید زخمی

لکھیم پور کھیری (ایجنسی) گزشتہ شب میلانی تھانہ علاقے کے تحت نیشنل ہائی وے پر ٹیڑھا پل کے قریب کار اور بائیک کے درمیان ٹکر ہوگئی۔ حادثہ میں ایک بائیک پر سوار تین افراد شدید زخمی ہو گئے-انہیں کمیونٹی ہیلتھ سینٹر گولا لایا گیا جہاں ڈاکٹر نے دو زخمیوں کو مردہ قرار دے دیا۔ضلع شاہجہاں پور کے قصبہ کھٹار کے محلّہ لکھیپرا کے رہنے والے لال بہادر (55) راج مستری کا کام کرتے تھے- پیر کو وہ ایک ہی بائیک پر سوار ہو کر گولا میں کام کرنے والے مزدور 42 سالہ چھوٹے اور 32 سالہ برجیش ولد بابو رام ساکن لکھیپرا کھٹار کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ پیر کی شام کام ختم کر کے تینوں لوگ پلیٹینا بائیک پر بیٹھ کر کھٹار واپس جا رہے تھے-اسی دوران نیشنل ہائی وے پر جنگل میں کھٹار کی طرف سے آ رہی تیز رفتار بے قابو کار نے بائیک کو زوردار ٹکر مار دی-

"لوہیانامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کر لیں۔آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کر سکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیا نامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔(ادارہ لوہیا نامہ)

روزنامہ لوہیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

راہل گاندھی کی رائے بریلی اور امیٹھی کے ہونہار طلبہ سے ملاقات

یو پی ایس سی اور آئی آئی ٹی کے خوابوں پر ہوئی بات

لکھنؤ (ایجنسی): کانگریس رہنما راہل گاندھی نے رائے بریلی اور امیٹھی کے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ امتحانات میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلبہ سے ملاقات کی، جس کی ویڈیو انہوں نے یوٹیوب پر شیئر کی۔ ویڈیو کا عنوان تھا، 'کولڈ کافی اور گفتگو رائے بریلی کے بورڈ ٹاپرز کے ساتھ گفتگو'

ویڈیو کے آغاز میں راہل گاندھی بچوں سے سوال کرتے ہیں کہ کون فرسٹ آیا ہے اور کس نے ٹاپ کیا ہے۔ ایک طالبہ نے بتایا کہ اس نے امیٹھی ضلع میں دسویں جماعت میں ٹاپ کیا ہے، جبکہ ایک طالب علم نے کہا کہ وہ بارہویں میں ٹاپر ہے۔ راہل گاندھی نے ان کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ایک لاکھ بچوں میں ٹاپ کرنا قابل تحسین کارنامہ ہے۔

اس دوران راہل گاندھی نے بچوں سے ان کے مستقبل کے منصوبوں پر بھی بات چیت کی۔ زیادہ تر طلبہ نے یو پی ایس سی کی تیاری کا ارادہ ظاہر کیا، جبکہ ایک لڑکی نے بتایا کہ وہ جے ای ای کی تیاری کر رہی ہے اور آئی آئی ٹی جانا چاہتی ہے۔ راہل گاندھی نے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ جو بھی راستہ چنو، اس کے متبادل ضرور رکھو۔ انہوں نے کہا، "فوکس کرنا ضروری ہے، مگر فوکس انسان کو پھنسا بھی سکتا ہے۔ اصل کامیابی ان لوگوں کو ملتی ہے جو کئی راستوں پر کوشش کرتے ہیں۔"

انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ اگر کسی کو تین زبانوں پر 70 فیصد عبور ہے اور کسی کو ایک زبان پر 100 فیصد، تو آگے کون بڑھے گا؟ بچوں نے جواب دیا، "70 فیصد والا"۔ راہل گاندھی نے کہا، "اسی لیے آپ کو بیک اپ پلان ضرور رکھنا چاہیے۔"

اس دوستانہ ملاقات میں راہل گاندھی نے بچوں کے ساتھ کولڈ کافی بھی پی۔ جب بچے شرمائے تو راہل گاندھی نے خود اپنے ہاتھوں سے انہیں کافی دی۔ اس موقع پر انہوں نے اپنی تعلیمی دلچسپیوں کے بارے میں بتایا کہ انہیں فزکس، کیمسٹری اور جغرافیہ پسند تھے، جبکہ کھیلوں میں فٹبال، تیراکی، دوڑ اور چیس ان کی پسندیدہ سرگرمیاں تھیں۔

گفتگو کے دوران راہل گاندھی نے سوال کیا کہ ان سب میں کس طالب علم کا راستہ سب سے مشکل تھا؟ ایک طالبہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جس کے والد مزدور ہیں، اس کے لیے راستہ سب سے زیادہ کٹھن رہا ہوگا۔

بعد میں امیٹھی سے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ کشوری لال شرما اور طلبہ کے والدین بھی راہل گاندھی سے ملے۔ ایک طالبہ کی والدہ نے دلچسپ انداز میں بتایا کہ ان کی بیٹی پڑھائی کے ساتھ 'تارک مہتا کا الٹا چشمہ' دیکھتی ہے اور موبائل استعمال کرنے کی بھی اجازت ہے، بس شرط یہ ہے کہ پڑھائی متاثر نہ ہو۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے شوہر کومہ میں تھے، جس کے باعث حالات مزید دشوار ہو گئے تھے۔ ایک طالب علم کے والد سے راہل گاندھی نے پوچھا کہ کیا انہیں معلوم تھا کہ ان کا بیٹا ٹاپ کرے گا؟ والد نے اعتماد سے جواب دیا، 'ہاں، یہ تو پتہ تھا'۔ ملاقات کے اختتام پر راہل گاندھی نے تمام ٹاپر طلبہ کو تحائف پیش کیے اور ان کے تابناک مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ بچے اور ان کے والدین اس ملاقات سے بے حد خوش دکھائی دیے اور پورے ماحول میں خوشی اور فخر کی جھلک نمایاں تھی۔

مہاکمبھ میں ہوئی اموات اور معاوضے پر اکھلیش نے یوگی حکومت کو بنایا نشانہ

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کے پریاگ راج میں مہاکمبھ کے دوران بھگدڑ میں کئی لوگوں کی موت ہوئی تھی۔ یوپی کی یوگی حکومت کے مطابق 37 عقیدت مندوں کی جان گئی تھی۔ اب ایک میڈیا رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ بھگدڑ میں 82 اموات ہوئی تھی۔ رپورٹ سامنے آنے کے بعد سماج وادی پارٹی رہنما اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے بی جے پی پر حملہ بولا ہے۔ انہوں نے ٹوئٹ کرکے اس واقعہ کو 'ثبوت بنام سچائی: 37 بنام 82' بتایا ہے۔

ایس پی سربراہ نے 'ایکس' پر ٹوئٹ کرتے ہوئے کہا، ''سب دیکھیں، سنیں، جانیں- سمجھیں اور شیئر کریں۔ سچائی کی صرف تفتیش نہیں، اس کی تشہیر بھی اتنی ہی ضروری ہوتی ہے۔ بی جے پی غور و فکر کرے اور بھاجپائی بھی اور ساتھ ہی ان کے حامی بھی کہ جو لوگ کسی کی موت کے لیے جھوٹ بول سکتے ہیں، وہ جھوٹ کے کس پاتال- پربت پر چڑھ کر اپنے کو، اپنی جھوٹی سلطنت کا مکھیا مان رہے ہیں۔ جھوٹے اعداد و شمار دینے والے ایسے بھاجپائیوں پر یقین بھی یقین نہیں کرے گا۔''

اکھلیش یادو نے سوالیہ لہجے میں کہا، ''یہ سوال صرف اعداد و شمار چھپانے کا نہیں ہے، ایوان کی میز پر جھوٹ بولنے کا بھی ہے اور اس بڑی بات کا بھی ہے کہ مہاکمبھ موت- معاوضے میں جو رقم نقد دی گئی وہ نقد کیوں نہیں دی گئی، وہ نقد آیا کہاں سے اور جن میں وہ نقد تقسیم نہیں ہو پایا، وہ نقد واپس گیا کس کے ہاتھ میں، نقدی کا فیصلہ کس ضابطے کے تحت ہوا، نقدی کی تقسیم کس کے حکم پر ہوئی، نقدی کی تقسیم کا تحریری حکم کہاں ہے، نقدی تقسیم میں کیا کوئی بے ضابطگی ہوئی اور ساتھ ہی یہ بھی کہ موت کی وجوہات کو بدلنے کا دباؤ کس کے کہنے پر بنایا گیا؟'' اکھلیش یادو نے بی بی سی کی رپورٹ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ رپورٹ حتمی نہیں ہے، مہا کمبھ میں ہوئی اموات اور ان سے جڑے پیسوں کی 'عظیم سچائی' کی تلاش شروع ہے۔ حقیقت جب سامنے آتی ہے تو جھوٹ کی تہہ در تہہ کھلتی چلی جاتی ہے، ڈرامے کی ہر چادر اور مکھوٹے کو بے نقاب کرتی جاتی ہے اور پردے اٹھاتی جاتی ہے۔

سماج وادی پارٹی اور عوام پنچایت انتخابات کے لیے تیار

بی جے پی نہ کرے بے ایمانی، مودی حکومت کے 11 سال پر حملہ: اکھلیش یادو

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں ایک نجی پروگرام کے دوران ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے مودی حکومت کے 11 سال مکمل ہونے پر سخت حملہ کیا ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ اگر ہم دہلی حکومت کے 11 سال اور یوپی حکومت کے تقریباً 9 سال کو شامل کریں تو حکومت کو 20 سال کا حساب دینا ہوگا کہ اس نے کیا کیا۔ اس کے ساتھ ہی ایس پی سربراہ نے اگلے سال ہونے والے پنچایتی انتخابات کو لے کر اپنا ردعمل بھی دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ایس پی پوری طرح تیار ہے، عوام بھی تیار ہے، بس بی جے پی کو ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ ساتھ ہی اکھلیش یادو نے کہا کہ اگر مستقل حکومت بنتی ہے تو یوپی پولیس کو مستقل ڈی جی پی مل جائے گا۔ 2027 کے بعد یوپی کو کئی مستقل ڈی جی پی ملیں گے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ حکومت کو بتانا پڑے گا کہ ہم نے تعلیم کے میدان میں کتنی ترقی کی ہے۔ ہم بے روزگاری میں کتنے پیچھے رہ گئے ہیں اور روزگار فراہم کرنے میں کتنے کامیاب ہوئے ہیں۔ دونوں حکومتوں نے مل کر کتنی سرمایہ کاری کی ہے؟ بی جے پی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے سابق وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ 11 سال کی کامیابی ہے کہ ایک آئی اے ایس افسر کو زیر زمین جانا پڑتا ہے۔ کمیشن اور تقسیم کا تنازعہ ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی میں سبھی لوگ ایک دوسرے سے جھگڑے میں ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے خلاف کام کر رہے ہیں، ایک دوسرے کو کھینچ رہے ہیں۔ ایسا کوئی محکمہ نہیں جس میں کوئی جھگڑا نہ ہو۔ ایس پی سربراہ نے کہا کہ جو اسکیمیں چل رہی ہیں ان سے ایسا نہیں لگتا کہ دہلی اور لکھنؤ کے درمیان کوئی تال میل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر وزیر اعظم کسی گاؤں کو گود لیتے ہیں اور اس کی تصویر نہیں بدلتے ہیں تو یوپی حکومت پر سوالیہ نشان کھڑا ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کسانوں کا سامنا کریں۔ یوپی میں بڑے پیمانے پر بے روزگاری اور مہنگائی ہے۔ لوگوں کو انصاف نہیں مل رہا۔ لوگوں کو انصاف کے حصول کے لیے سلفے کھانے پڑ رہے ہیں۔

سرکاری زمین پر پلاٹنگ، ایس ڈی ایم سمیت 8 معطل

لکھنؤ (ایجنسی): سروجنی نگر علاقے میں افسران کی ملی بھگت سے سرکاری زمین پر ناجائز قبضہ کرکے سازش کی جا رہی تھی۔ یہ سارا کھیل پیر کو ڈویژنل کمشنر کے معائنہ کے دوران سامنے آیا۔ جس پر ڈویژنل کمشنر نے قانونگو اور لیکھ پال سمیت 6 ملازمین کو فوری طور پر معطل کرنے کا حکم دیا۔ اس کے ساتھ ہی ایس ڈی ایم سروجنی نگر اور میونسپل کارپوریشن کے تحصیلدار کو چارج شیٹ جاری کر کے رپورٹ حکومت کو بھیج دی گئی ہے۔ ڈویژنل کمشنر ڈاکٹر روشن جیکب نے پیر کو سروجنی نگر کے گرام سبھا بیہاسہ اور کلی ویسٹ کی سرکاری زمینوں کا معائنہ کیا۔ بیہاسہ میں سرکاری اراضی پر ناجائز قبضے اور پلاٹنگ ہونے کا پتہ چلنے پر تعمیرات گرانے اور قبضہ ہٹانے کے ساتھ مقدمہ درج کرنے کی ہدایات دی گئیں۔

غیر قانونی تجاوزات کو ہٹانے میں ایس ڈی ایم سروجنی سچن ورما اور میونسپل کارپوریشن تحصیلدار اروند پانڈے کی طرف سے لاپرواہی کا پتہ چلنے پر، چارج شیٹ جاری کی گئی اور ان دونوں کو معطل کرنے کے لیے حکومت کو رپورٹ بھیجی گئی۔ کلی غربی میں سرکاری اراضی پر پلاٹنگ ملنے پر پراپرٹی ڈیلرز کے خلاف مقدمہ درج کرنے اور زمین واگزار کرانے کی ہدایات دی گئیں۔ گاؤں بیہا سا اور کالی ویسٹ کے اکاؤنٹنٹ سنیل تیواری، دیپک، ریونیو افسر اشوک پانڈے، پٹن دین تیواری اور میونسپل کارپوریشن کے اکاؤنٹنٹ مردول مشرا اور سندیپ یادوا ا کو معطل کرنے کی ہدایات دی گئیں۔

ڈویژنل کمشنر نے دوبارہ غیر قانونی قبضے کی صورت میں متعلقہ اہلکاروں کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا انتباہ بھی دیا ہے۔ ان لیکھپالوں کے خلاف کئی سنگین الزامات ہیں جنہیں ڈویژنل کمشنر نے سرکاری اراضی پر ناجائز قبضے اور پلاٹ بنانے کے الزام میں معطل کرنے کا حکم دیا ہے۔ شکایت کنندہ کی طرف سے ڈویژنل کمشنر کو تحریری شکایت کے ساتھ غیر قانونی پلاٹنگ کی جگہ پر کھڑے ملزم لیکھ پال کی تصویر بھی بھیجی گئی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ لیکھ پال نے اس پورے معاملے میں ایس ڈی ایم کو غلط رپورٹ بھیجی تھی۔

میونسپل کارپوریشن کے اکاؤنٹنٹ سندیپ کمار یادو اور تحصیل اکاؤنٹنٹ سنیل کمار تیواری پر پراپرٹی ڈیلرز کے ساتھ ملی بھگت کی وجہ سے افسران کو غلط معلومات دینے کا الزام ہے۔ ان دونوں نے ایس ڈی ایم سروجنی نگر اور دیگر افسران کو کالی ویسٹ اور بیہاسہ میں سرکاری اراضی پر ناجائز قبضے کے تعلق سے رپورٹ روانہ کی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ پلاٹ نمبر 1268 پر کوئی تعمیر نہیں ہے۔ جبکہ ڈویژنل کمشنر کی جانب سے کی گئی تحقیقات میں مکان ٹین شیڈ کے ساتھ بنایا گیا پایا گیا۔ اس کے ساتھ تصویر میں لکھپال بھی ان لوگوں کے ساتھ نظر آرہا ہے جنہوں نے پلاٹ نمبر- 1421 پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ ذرائع کے مطابق جب ڈویژنل کمشنر کلی ویسٹ اور بیہاسہ پہنچے تو وہاں پر ناجائز قبضوں کا الزام لگانے والے پراپرٹی ڈیلر بھی پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے سرکاری اراضی کو اپنی ملکیت قرار دے کر احتجاج بھی کیا۔ تاہم جب دستاویزات میچ ہوئیں تو جھوٹ کھل گیا۔ ایسے میں ڈویژنل کمشنر نے ناجائز قابضین کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی ہدایات دیں۔ خود کو پھنسا دیکھ کر ملزمان پیچھے ہٹ گئے۔ معلومات کے مطابق وشواجیت موریہ عرف سنجیت موریہ، رویندر یادو، سشیل کمار، مہیش کمار، ابھیشیک، اواکیش عرف چھوٹو، سشیل کمار، سری دیوی، مہیش کمار اور دیگر کے خلاف سرکاری زمین پر قبضہ کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔

اچانک غش کھا کر گرے وکیل کی موت

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش میں اچانک اموات نے لوگوں کو تناؤ میں ڈال دیا ہے۔ حال ہی میں لکھنؤ سکریٹریٹ میں ایک میٹنگ میں شریک ایک افسر کی طبیعت اچانک خراب ہونے سے انتقال کر گئی۔ لوگ ابھی اس واقعہ کو نہیں بھولے تھے کہ لکھنؤ کی سروجنی نگر تحصیل سے بھی ایسا ہی ایک واقعہ سامنے آیا۔ یہاں ایک وکیل چلتے ہوئے اچانک نیچے گر گیا اور اس کی موت ہوگئی۔ اس حادثے کے بعد وکلاء میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ فی الحال ڈاکٹروں نے دل کا دورہ پڑنے کا شبہ ظاہر کیا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق لکھنؤ کی سروجنی نگر تحصیل میں وکیل ابھیشیک اپنے ایک دوست کے ساتھ عدالت میں ٹہل رہے تھے۔ پھر اچانک مجھے چکر آیا، ٹھوکر لگی اور سامنے دیوار سے ٹکرا گیا۔ زمین پر گر کر ابھیشیک بے ہوش ہو گئے۔ اس کے اچانک گرنے سے پاس کھڑے وکلاء جمع ہو گئے۔ اسے فوری طور پر اسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ بنتھرا کے رہائشی ابھیشیک کی موت کے بعد خاندان میں سوگ کا ماحول ہے۔ وکلاء خوفزدہ ہیں۔ ہر روز کی طرح پیر کو بھی 25 سالہ ابھیشیک سروجنی نگر تحصیل گیا تھا۔ اس حادثے کی سی سی ٹی وی فوٹیج بھی منظر عام پر آ گئی ہے۔ جس میں واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے کہ ابھیشیک اپنے ایک ساتھی کے ساتھ صحیح سلامت کھڑے ہیں اور جیسے ہی اس نے تھوڑا آگے بڑھنے کی کوشش کی تو اسے اچانک چکر آنے لگا اور وہ نیچے گر گیا۔ فی الحال ڈاکٹرز موت کی وجہ دل کا دورہ بتا رہے ہیں۔ آپ کو بتا دیں، راجدھانی لکھنؤ میں اس طرح کی کئی اچانک اموات ہو چکی ہیں۔ کے جی ایم یو میں بھی ملازمین اور ڈاکٹر اس کا شکار ہو چکے ہیں۔

ٹرک سے ٹکرائی جن رتھ بس، 24 لوگ زخمی، 9 کی حالت سنگین

لکھنؤ (ایجنسی): ایودھیا- بارہ بنکی ہائی وے پر سڑک حادثہ پیش آیا ہے۔ ٹرک کے اچانک بریک لگانے کی وجہ سے پیچھے سے آ رہی ایک بس اس میں گھس گئی۔ حادثے میں 24 لوگ زخمی ہو گئے جن میں 9 کی حالت سنگین بتائی جا رہی ہے۔ یہ حادثہ لکھنؤ- ایودھیا راستے پر منگل کی صبح قریب پانچ بجے اشرف پور گنگر یلا کے قریب پیش آیا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق لکھنؤ کی طرف جا رہے ٹرک نے اچانک بریک لگا دی، جس سے گورکھپور سے لکھنؤ جا رہی جن رتھ اے سی بس ٹرک میں پیچھے سے ٹکرا گئی۔ بس میں ڈرائیور- خلاصی سمیت 41 لوگ سوار تھے۔ ٹکر سے بس میں سوار 24 لوگ زخمی ہو گئے۔ پٹرنگا اور موئی کی پولیس نے سبھی زخمیوں کو ایمبولنس سے سی ایچ سی رام سنیہی گھاٹ بھجوایا جہاں سبھی کا علاج چل رہا ہے۔ سنگین طور پر زخمی 9 لوگوں کو ضلع اسپتال بھیج دیا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ گورکھپور سے جن رتھ اے سی بس تقریباً 50 لوگوں کو لے کر لکھنؤ جانے کے لیے نکلی تھی۔ کچھ مسافر ایودھیا میں اتر گئے تھے۔ بس میں بیٹھے زیادہ تر لوگ حادثے کے وقت گہری نیند میں تھے۔ بس ٹرک کو اوورٹیک کرنا چاہتی تھی لیکن اچانک بریک لگانے سے بس بے قابو ہو کر اس سے ٹکرا گئی۔ تیز رفتار ہونے کی وجہ سے بس کا ایک حصہ تباہ ہو گیا اور وہ ٹرک میں پھنس گئی۔ اچانک لگے جھٹکے سے بس کے پیچھے کی سیٹ اکھڑ کر آگے بیٹھے سواریوں پر آ گری۔ بس ڈرائیور اجیت شکلا کا پیر اور جسم بس میں پھنس گیا۔ بس میں بیٹھے لوگوں کو شدید چوٹیں آئیں۔

آیوشمان یوجنا میں 9.94 کروڑ کی فرضی ادائیگی، یوپی کے 39 اسپتالوں میں دھوکہ دہی، ایف آئی آر

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش سے آیوشمان یوجنا میں گھوٹالہ کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ ریاست کے 39 اسپتالوں پر فرضی ادائیگی کرنے کا الزام ہے۔ اس معاملے میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ دراصل آیوشمان اسکیم کے تحت یوپی کے 39 اسپتالوں میں 6239 مریضوں کے فرضی علاج کے معاملے نے سنسنی مچا دی ہے۔ ان مریضوں کے نام پر 9.94 کروڑ روپے سے زیادہ کی ادائیگی ظاہر کرکے اسکیم کی رقم کا غبن کیا گیا۔ معاملہ سامنے آتے ہی محکمہ صحت حرکت میں آ گیا۔ ریاستی ایجنسی برائے جامع صحت اور مربوط خدمات (SACHIS) کے اسٹیٹ نوڈل آفیسر ڈاکٹر برجیش کمار سریواستو نے حضرت گنج پولیس اسٹیشن میں نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ آیوشمان اسکیم میں دھوکہ دہی کے الزام میں 39 اسپتالوں کے خلاف معاملہ بنایا جا رہا ہے۔ ان ہسپتالوں پر علاج کے جعلی بل بنانے اور مریضوں کو کی گئی ادائیگیاں ظاہر کرنے کا الزام ہے۔ آیوشمان بھارت اسکیم کے تحت غریب اور ضرورت مند مریضوں کو مفت علاج کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ علاج کے اخراجات حکومت برداشت کرتی ہے۔ حضرت گنج پولیس اسٹیشن میں درج ایف آئی آر میں کہا گیا ہے کہ آیوشمان یوجنا میں دھوکہ دہی یکم مئی سے 22 مئی کے درمیان عمل درآمد سپورٹ ایجنسی، اکاؤنٹنٹ، منیجر سچیز اور سی ای او کے یوزر آئی ڈی کا استعمال کرکے کی گئی۔ محکمانہ ذرائع کے مطابق ریاست کے اسپتالوں میں روزانہ چار سے پانچ ہزار مریضوں کو ادائیگی کی جاتی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ مئی میں اس تعداد میں اچانک اضافہ دیکھا گیا۔ چونکا دینے والی بات یہ تھی کہ کچھ منتخب ہسپتالوں کو زیادہ ادائیگیاں کی گئیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ مئی میں یہ تعداد اچانک بڑھ گئی۔ چونکا دینے والی بات یہ تھی کہ کچھ منتخب ہسپتالوں کو زیادہ معاوضہ دیا گیا۔

علاج کے دوران زچہ کی موت، لاپروائی کا الزام

لکھنؤ (ایجنسی) پارا علاقہ کے موہان روڈ واقع نجی اسپتال میں زچگی کیلئے لائی گئی زچہ کی موت ہوگئی۔ اہل خانہ نے لاپروائی کا الزام لگاتے ہوئے تحریر دی ہے۔ ٹھاکر گنج کے لال باغ کے انکت یادو کے مطابق اس کی بہن کومل 8 ماہ کی حاملہ تھی۔ درد زدہ ہونے پر اہل خانہ نے گزشتہ یکم جون کو موہان روڈ واقع نجی اسپتال میں اسے بھرتی کرایا تھا۔ الزام ہے کہ علاج میں ہوئی لاپروائی سے بہن کی حالت بگڑ گئی۔ اس کے بعد انجکشن و کچھ دوائیں ڈاکٹروں نے دی لیکن اس کی موت ہوگئی۔ متاثرہ کا کہنا ہے کہ بہن کی موت کے بعد بھی ہاسپٹل انتظامیہ اس کی بہن کو کرشنا نگر واقع دوسرے اسپتال بھیج دیا جہاں اس کی موت ہوگئی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ سی ایم او خط ارسال کرکے جانچ رپورٹ مانگی گئی ہے۔ جانچ رپورٹ کی بنیاد پر آگے کی کارروائی کی جائے گی۔

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیانامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW
جس اخبار پر رہتی ہے ہر نظر
روزنامہ لوھیانامہ
جس کا ایک ایک لفظ ہے معتبر
نئی تاریخ لکھ رہا ہے جبیں وقت پر
ای - پیپر
اب آپ ہندوستان یا دنیا کے کسی گوشے میں بھی ہوں پڑھ سکتے ہیں اپنے صوبے کی ہر خبر
وزٹ کریں
www.lohianama.com

بس ایک کلک
میں پڑھیں اپنی
ریاست کی ہر خبر

ہم نے برطانیہ کو پیچھے چھوڑ دیا، یہ گولڈن دور ہے

پی ایم مودی کے 11 سال مکمل ہونے پر سی ایم یوگی کا بیان

لکھنؤ (ایجنسی): مرکز میں مودی حکومت کے 11 سال مکمل ہونے پر بی جے پی ملک بھر میں جشن منا رہی ہے۔ پارٹی میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے مودی حکومت کی کامیابیوں کو عوام تک پہنچانے کا کام کر رہی ہے۔ اسی سلسلے میں ملک کی سب سے بڑی ریاست اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس دوران سی ایم یوگی نے پی ایم مودی کے دور اقتدار کی خوب تعریف کی۔

سی ایم یوگی نے کہا کہ پی ایم مودی کے دور اقتدار کے یہ 11 سال خود انحصاری اور ترقی یافتہ ہندوستان کی بنیاد کے سنہری دور کے طور پر جانے جائیں گے۔ لکھنؤ میں بی جے پی کے دفتر میں پی ایم مودی کے 11 سال مکمل ہونے کے موقع پر ایک نمائش کا افتتاح کیا گیا ہے۔ سی ایم یوگی نے نمائش کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر بی جے پی کے ریاستی صدر بھوپیندر چودھری، نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ اور برجیش پاٹھک سمیت کئی لیڈر موجود تھے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پی ایم مودی نے عالمی سطح پر ہندوستان کی پوزیشن کو مضبوط کیا ہے اور ہندوستان کو ایک نئی شناخت دی ہے۔ کانگریس کی 65 سالہ حکمرانی اور غیر مستحکم حکومتوں نے عام لوگوں کا اعتماد ختم کر دیا تھا اور عالمی سطح پر ہندوستان کی شبیہ کو نقصان پہنچایا تھا، لیکن پی ایم مودی نے گزشتہ 11 سالوں میں اسے بحال کر دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گورننس اب سب کو مطمئن کرنے اور کسی کو خوش کرنے پر مبنی نہیں ہے، ملک نے 11 سال میں یہ دیکھا ہے۔

سی ایم یوگی نے کہا کہ دہشت گردی کے معاملے پر اب 2014 جیسا رجحان نہیں رہا ہے کہ ہندوستان صرف امن کے حق میں تھا۔ ہر حال میں امن پر اصرار کرنے کی عادت، جو 2014 سے پہلے پیدا ہوئی تھی، کو پی ایم مودی نے نیو نارمل کے ذریعے پلٹ دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہم دوستوں کے ساتھ امن سے رہیں گے لیکن اگر کسی نے ہم پر جنگ مسلط کی، ہمارے ملک میں دہشت گردی کو فروغ دیا اور ہماری سلامتی کو خطرہ بنایا تو اس کا جواب سرجیکل اسٹرائیک، ایئر اسٹرائیک اور آپریشن سندھ ہوگا۔ ہم نے اسے میڈ ان انڈیا بنا کر دکھایا ہے اور ابھی چند دن پہلے ہی دنیا کو ہندوستان کی طاقت کا اندازہ ہو گیا ہے۔ سی ایم یوگی یہیں نہیں رکے، انہوں نے کہا کہ خاندانی اور خاندانی سیاست ذات پات کو فروغ دیتی ہے اور ملک کے سماجی اتحاد کو نقصان پہنچاتی ہے۔ تاریخ کی غلطیوں کو دہرانے اور اپنی آزادی کو دوبارہ کھونے سے بچنے کے لیے ہمیں خاندانی سیاست کا خاتمہ کرنا چاہیے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2014 سے پہلے ہم کمزور اور غیر مستحکم معیشت تھے، ہندوستان دنیا میں 11 ویں نمبر پر تھا۔ لیکن پچھلے 11 سالوں میں اس میں اضافہ ہوا ہے اور اب یہ دنیا کی چوتھی بڑی معیشت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جیسے ہی ہندوستان اپنا 75 واں یوم آزادی منا رہا ہے، پی ایم مودی کی قیادت میں، ہم نے برطانیہ کو پیچھے چھوڑ دیا ہے، جس ملک نے تقریباً 200 سال تک ہندوستان پر حکومت کی۔ ہندوستان واحد معیشت ہے جو ایک دہائی میں دوگنی ہوگئی ہے۔ دریں اثنا، نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے کہا کہ گزشتہ دہائی میں، ہندوستان نے بنیادی ڈھانچے کی ترقی سے لے کر خلائی اور طبی سائنس میں ترقی تک مختلف شعبوں میں تبدیلی کی تبدیلیاں دیکھی ہیں۔ تقریباً 25 کروڑ لوگوں کو غربت سے نکالا گیا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے پنڈت دین دیال اپادھیائے کے خواب کو پورا کیا ہے جنہوں نے ترقی یافتہ ہندوستان کے رہنما اصول کے طور پر 'انٹیگرل ہیومنزم' کی بنیاد رکھی تھی۔ وزیر اعظم کی قیادت میں ملک بے مثال ترقی اور ترقی کی جانب تیزی سے گامزن ہے۔

ماڈلنگ چھوڑ کر چائے کا اسٹال لگانے والی ماڈل سے بدسلوکی

لکھنؤ (ایجنسی): مس گورکھپور بننے کے بعد ماڈلنگ چھوڑ کر چائے کی دکان لگانے والی سمرن گپتا کو پولیس کپڑے پکڑ کر کھینچنے لگی۔ یہ ویڈیو سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر وائرل ہو رہا ہے۔ ویڈیو دیر رات کا بتایا جا رہا ہے۔ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ سمرن سے تنازعہ کے بعد پولیس اہلکاروں نے بدسلوکی کی۔ حالانکہ روزنامہ راشٹریہ سہارا وائرل ویڈیو کی تصدیق نہیں کرتا ہے۔ مس گورکھپور منتخب ہونے کے بعد سمرن نے کنبہ کی معاشی تنگی کی وجہ سے ماڈلنگ چھوڑ کر چائے والی کے نام سے اسٹال شروع کیا تھا۔ کچھ دنوں بعد انھوں نے انجینئرنگ کالج چوراہے پر اسٹال لگایا اور کافی مقبولیت حاصل کرنے کے ساتھ کمائی بھی کیا۔ اتوار کی شب کو سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی جس میں پولیس اہلکار سمرن کے کپڑے پکڑ کر کھینچتے ہوئے دکھائی دئے۔ حالانکہ یہ ویڈیو دور سے بنائی گئی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ نصف شب کے بعد پولیس ان کے دکان پر پہنچی اور دکان بند کرنے کو لے کر دونوں کے درمیان کہا سنی ہوگئی جس پر پولیس والوں کے ساتھ موجود خاتون پولیس اہلکار نے سمرن کے ساتھ بدسلوکی شروع کر دیا اور کپڑے پکڑ کر اسے کھینچنے لگی۔ یہ دیکھ کر کچھ دور پر کھڑے کسی کار سوار نے ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر وائرل کر دیا۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ پولیس اہلکار سمرن کو گھسیٹ کر لے جانے کی کوشش کی۔ حالانکہ سمرن کی طرف سے کوئی بیان نہیں آیا ہے لہذا وائرل ویڈیو کی تصدیق نہیں کی جا رہی ہے۔ وہیں انسپکٹر شیوانند مشرا کا کہنا ہے کہ بدسلوکی کا الزام بے بنیاد ہے۔ انھوں نے بتایا کہ رات 12 بجے کے بعد دکان بند کرنے کیلئے پولیس نے انھیں انتباہ دیا تھا لیکن دکان بند نہ کرنے پر خاتون پولیس اہلکاروں نے دکان بند کروانے پہنچی تھی۔

سبکدوش داروغہ کے بیٹے سمیت دو کی خودکشی

لکھنؤ (ایجنسی): چوک تھانہ حلقہ میں اتوار کی شب سبکدوش داروغہ کے بیٹے نے مکان کی دوسری منزل پر بنیں کمرہ میں پھانسی لگا کر خودکشی کر لیا۔ وہیں غازی پور تھانہ حلقہ میں نوجوان نے پھانسی لگا کر خودکشی کر لیا۔ متوفی نے چار ماہ قبل لو میرج کیا تھا۔ رشتہ دار نے جانچ کا مطالبہ کیا ہے۔ چوک تھانہ حلقہ میں سبکدوش داروغہ گیان ویر سنگھ کنبہ کے ساتھ رہتے ہیں۔ ان کا بیٹا ویر وکرم سنگھ 26 پرائیویٹ انسٹی ٹیوٹ سے صحافت کا کورس کر رہا تھا۔ پولیس کے مطابق اتوار کو ویر وکرم سنگھ نے گھر والوں سے کچھ روپے مانگے۔ اہل خانہ نے روپے دینے سے منع کر دیا جس سے وہ ناراض ہو کر دوسری منزل پر بنے کمرے میں چلا گیا۔ کچھ دیر بعد گیان ویر بیٹے کے کمرہ میں پہنچے تو اس کی لاش کمرہ میں لگے پنکھے میں کنڈے سے پھانسی کے پھندے سے لٹکتی ملی۔ اہل خانہ نے بیٹے کو پھندے سے اتار کر علاج کیلئے اسپتال لے گئے جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ انسپکٹر ناگیش اپادھیائے کا کہنا ہے کہ اہل خانہ نے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں دی ہے۔ وہیں غازی پور تھانہ علاقہ کے لوکش نگر کے سنی 35 نے اتوار کو کمرہ میں لگے پنکھے میں ساڑی کا پھندا لگا کر خودکشی کر لیا۔